﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد13 — جمعۃ المبارک 11/اگست2006ء — 16/رجب1427ہجری قمری ❁ 11/ظہور 1385 ہجری شمسی — شمارہ 32

جس نے بھوک پر صبر کیا

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

"جس نے دنیا میں اپنی بھوک مٹالی قیامت کے دن یہ اس کی امیدوں کے درمیان روک بن جائے گی اور جس نے حالت فقر میں اہل ثروت کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا وہ رسوا ہوگا۔ اور جس نے حالت فقر میں صبر سے کام لیا اللہ اسے جنت الفردوس میں جہاں وہ شخص چاہے گا ٹھہرائے گا۔"

(معجم الاوسط طبرانی جلد 8 صفحہ45 راوی محمدو ابن ا لفرج)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 40ویں جلسہ سالانہ کا عظیم الشان اور بابرکت انعقاد

81 ممالک سے قریباً 30 ہزار عِشّاق اسلام واحمدیت کا پرجوش روحانی اجتماع۔

کروڑوں افراد کو نمائشوں، بکسٹالز، اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ اسلام کا زندگی بخش پیغام پہنچایا گیا۔

185ممالک میں جماعت احمدیہ کا قیام۔ 359نئی مساجد کا اضافہ اور 943نئی جماعتوں کا قیام۔

آلٹن (سرے) کے خوبصورت علاقہ میں 208ایکڑ پر مشتمل وسیع نئی جلسہ گاہ "حدیقۃ المہدی" میں پہلے تاریخی جلسہ سالانہ کا انعقاد

ٹرینیڈاڈ اور ٹوبیگو کے صدر مملکت اور گیانا کے وزیر اعظم کے خصوصی پیغام تہنیت۔ متعدد بارسوخ معززین، میئرز، ایم پی حضرات اور کونسلرز کی شرکت اور جماعت کی امن پسندی اور خدمت انسانیت کو خراج تحسین۔

اس سال 102ممالک سے 270قومیتوں سے تعلق رکھنے والے دولاکھ 93ہزار سے زائد افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔

درس قرآن وحدیث، باجماعت نماز تہجد، ذکر الٰہی، دعاؤں اور للہی محبت واخوت اور عالمی بیعت کے ایمان افروز نظارے۔

آنحضرت ﷺ کی کامل شریعت کا پیغام دنیا کے ہر شخص تک پہنچائیں اور عیسائی دنیا کو بتائیں کہ تورات وانجیل کا موعود کامل نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے زندگی بخش، ایمان افروز اور روح پرور خطابات۔

جلسہ کی کارروائی کی MTA کے ذریعہ تمام عالم میں جلسہ کی براہ راست نشریات۔ 12 زبانوں میں رواں ترجمہ، میڈیا پر وسیع تشہیر، جلسہ گاہ سے ایف ایم ریڈیو پر بھی جلسہ کی کارروائی نشر ہوتی رہی۔ مختلف دینی موضوعات پر پُرمغز تقاریر۔

(رپورٹ :نسیم احمد باجوہ۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ UK 2006ء)

الحمدللہ! جماعت احمدیہ برطانیہ کا 40واں جلسہ سالانہ مورخہ 28/جولائی بروز جمعۃ المبارک تا 30/جولائی بروز اتوار اپنی شاندار دینی وروحانی روایات کے مطابق منعقد ہوکر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پاکستان سے ہجرت اور برطانیہ میں قیام کی برکت سے یہ جلسہ مرکزی عالمی جلسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ گزشتہ 20 سال تک جلسہ سالانہ کا انعقاد ''اسلام آباد'' (ٹلفورڈ) میں ہوتا رہا۔ چند سالوں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی پیش نظر اسلام آباد کی جگہ بہت ناکافی ہوگئی تھی چنانچہ گزشتہ سال رشمور

ایرینا(Rushmoor Arena) آلڈرشاٹ میں جلسہ منعقد ہوا۔ اور امسال یہ جلسہ سالانہ آلٹن (Alton) کے قریب واقع نہایت خوبصورت، وسیع وعریض اور سرسبز وشاداب نئی جلسہ گاہ میں منعقد ہوا جو حال ہی میں جماعت احمدیہ نے خریدی ہے۔ یہ جلسہ گاہ 208 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام ''حدیقۃ المہدی'' عطا فرمایا ہے۔ یہاں کئی ہزار کاروں کی پارکنگ کے لئے بھی وسیع جگہ موجود ہے۔

سال گزشتہ کے مقابلہ میں امسال 15٪ زائد مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہوں کے لئے خیمے نصب کئے گئے۔ دفاتر کے لئے زیادہ سہولتوں کے سامان مہیا کئے گئے۔ اجتماعی وسیع قیام گاہوں، طعام گاہوں، بچوں کے لئے Creche یعنی نرسری کی سہولتوں، طبی امداد، بکسٹالز، نمائش، بازار اور کھانا کھلانے کے لئے جنرل اور VIP سروس کے لئے الگ الگ متنوع سہولتوں کے لئے وسیع وعریض رقبہ مختص کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات دو حصوں پر مشتمل ہیں اور دونوں کے الگ الگ افسران کی منظوری سال کے شروع میں مکرم ومحترم امیر صاحب یوکے جو افسر رابطہ بھی ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لے کر متعلقہ افسران کو پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ اس منظوری کے ساتھ ہی دونوں افسران اپنے اپنے شعبوں کے ناظمین کی منظوری حضور انور سے حاصل کرتے ہیں اور نئے سال کے لئے ہر ناظم اپنی سکیم تیار کرتے ہیں۔ گزشتہ کئی سالوں کی طرح امسال بھی افسر جلسہ سالانہ مکرم ومحترم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد صاحب اور افسر جلسہ گاہ مکرم ومحترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد تھے۔

ایک تیسرا اور اہم شعبہ خدمت خلق کا ہے جس کے افسر مکرم ومحترم مرزا فخر احمد صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے تھے۔ اس شعبہ کا کام عمومی حفاظت اور نظم وضبط کے قیام کے لئے بھرپور مساعی سرانجام دینا ہوتا ہے۔

ان تینوں افسران کے تحت کم وبیش 106 نظامتیں اپنے اپنے ناظمین، نائب ناظمین اور معاونین کے ساتھ خدمت دین کے عظیم جذبہ کے ساتھ متحرک ہوتی ہیں۔ اور جلسہ شروع ہونے سے قبل متعلقہ افسران صیغہ ان کی میٹنگ منعقد کر کے ہدایت دیتے ہیں۔

علاوہ ازیں لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی صدر مکرمہ محترمہ شمائلہ ناگی صاحبہ نے بھی اپنی ناظمات کے ساتھ دن رات خدمت دین کی توفیق پائی۔ کم وبیش بارہ ہزار سے زائد خواتین اور بچوں کے لئے متنوع انتظامات کی بھاری ذمہ داری ان پر تھی۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء۔

یہ عجیب الٰہی تصرف ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے دو سال بعد آپ کے پاکستان سے لندن ہجرت فرمانے پر 1984ء میں جماعت کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) کا وسیع رقبہ خریدنے کی توفیق نصیب ہوئی جو ایک عرصہ تک جماعتی جلسوں کے انعقاد کے لئے ضروریات کو پورا کرتی رہی۔ اور پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی بشارت اور وَسِّعْ مَکَانَکَ کے دائمی حکم کے مطابق یہ جگہ بھی تنگ پڑ گئی اور ایک اور وسیع جگہ کی ضرورت محسوس ہوئی تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے منصب خلافت پر متمکن ہونے (2003ء) کے دو سال بعد گزشتہ سال 2005ء میں جماعت کو 208 ایکڑ پر مشتمل یہ قطعہ زمین خریدنے کی توفیق اور سعادت نصیب ہوئی۔ یہ وسعتیں اور یہ غیر معمولی اضافے خدا تعالیٰ کے ان فضلوں کا نشان ہیں جو وہ خلافت اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ افراد جماعت احمدیہ پر نازل فرما رہا ہے۔ اور خدائی فضلوں کی وسعتوں کی رفتار میں یہ اضافے جماعت کی روز افزوں ترقی اور مستقبل میں حاصل ہونے والی عظیم الشان روحانی فتوحات اور نئی وسعتوں کی بھی نشاندہی کر رہے ہیں۔ امسال اس وسیع وعریض رقبہ پر جماعت کے جلسہ کا پہلی بار انعقاد افراد جماعت کے دلوں میں بالخصوص ایک عجیب خوشی اور فرحت اور حدیقۃ المہدی کے ساتھ اپنائیت کا لطیف روحانی احساس پیدا کر کے ان کے ایمان میں تقویت کا موجب بنتا رہا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی رپورٹ کے مطابق جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں میں یوکے کے علاوہ چار ہزار ایک سو چونتیس افراد جرمنی سے اور تقریباً تین ہزار ایک سو پاکستان سے اور باقی دوسرے ممالک سے تشریف لائے۔ اس طرح 2005ء کی حاضری کے مقابل پر امسال حاضری چار ہزار چھ سو انچاس (4649) زیادہ تھی۔ الحمد للہ۔

رہائش: امسال چھ ہزار پانچ سو مہمانوں کو جماعتی نظام کے تحت ٹھہرایا گیا جس میں زیادہ تر مہمان ''حدیقۃ المہدی'' میں ٹھہرے جن کی تعداد چار ہزار پانچ سو پچاس تھی۔ جبکہ ایک ہزار سات سو پچانوے مہمان ''اسلام آباد'' ٹلفورڈ میں قیام پذیر ہوئے۔ علاوہ ازیں کئی مہمانوں کو بیت الفتوح اور دیگر مشن ہاؤسز میں ٹھہرایا گیا۔

ٹرانسپورٹ: ہیتھرو اور گیٹوک ائرپورٹس سے جلسہ گاہ تک مہمانوں کے لانے اور لیجانے کے لئے دس منی بسز، پانچ کوچز اور پندرہ ڈبل ڈیکر بسوں کا انتظام کیا گیا۔ علاوہ ازیں مسجد فضل لندن اور مسجد بیت الفتوح مورڈن اور بعض منتخب مقامات سے جلسہ گاہ تک مہمانوں کے جانے اور آنے کا انتظام کیا گیا۔

طبی امداد: حسب سابق طبی امداد کا بھی معقول انتظام تھا۔ ایام جلسہ کے دوران ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی کے شفاخانے چوبیس گھنٹے کھلے رہے اور ضرورتمندوں کی خدمت کی جاتی رہی۔ مجموعی طور پر تقریباً چھ ہزار افراد کا معائنہ اور علاج کیا گیا۔

پارکنگ: حدیقۃ المہدی میں پانچ ہزار ایک سو سے زیادہ کاریں پارک ہوئیں۔ مقام پارکنگ سے معذور اور کمزور مہمانوں کو بذریعہ بگھی (Buggies) جلسہ گاہ (مردانہ وزنانہ) تک پہنچانے کا انتظام تھا۔

ضیافت: امسال دو بڑے لنگر بمقام اسلام آباد اور بیت الفتوح مہمانوں کی خدمت کے لئے بنائے گئے۔ اسلام آباد کے لنگر سے عام کھانے اور پرہیزی کھانے اور یورپین کھانے تیار ہو کر 'حدیقۃ المہدی' اور اسلام آباد میں مقیم مہمانوں میں تقسیم کئے جاتے رہے اور بیت الفتوح سے تیار شدہ کھانے بیت الفتوح اور مسجد فضل لندن کے مہمانوں کو بھجوائے جاتے رہے۔

مجموعی طور پر نو سو پچاس دیگیں تیار ہوئیں جن میں آٹھ ہزار کلو گوشت، چھ ہزار کلو چاول، دو ہزار ایک سو ساٹھ کلو پاستہ اور تین ہزار پانچ سو کلو دال استعمال ہوئی۔ چار سو دیگیں آلو گوشت کی تیار کی گئیں اور 150,000 نان تقسیم ہوئے۔

مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی رپورٹ کے مطابق 'حدیقۃ المہدی' کے حصول کے بعد اس جگہ کو جلسہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تیار کرنے کی غرض سے رضا کاروں کی ضرورت تھی جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مہیا ہو گئے۔ اور مجموعی طور پر چار ہزار رضا کار جن میں ایک ہزار سات سو ستر لجنات شامل ہیں، نے مختلف اوقات میں وقار عمل میں حسب توفیق حصہ لیا اور خدمت کی سعادت پائی۔ ہر کارکن کا جذبہ محنت اور لگن قابل رشک تھی۔ ہر کارکن خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار نظر آتا۔ نہ دن کی پرواہ، نہ رات کے آرام کا خیال۔ نہ موسم کا شکوہ نہ کوئی شکایت۔ ایک للّٰہی جذبہ محبت انہیں تکمیل کار کے لئے مصروف رکھتا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام رضا کاران نے بڑی خوش دلی کے ساتھ اور محنت کے ساتھ ڈیوٹیاں دیں اور سب انتظامات عمدگی سے انجام پائے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

محفلِ انبیاء ہے سجی آپؐ سے

جو رُکی تھی وہ آگے بڑھی آپؐ سے
بات بگڑی ہوئی تھی بنی آپ سے
وجہ تخلیق ارض و سماء آپؐ ہیں
کُل جہانوں کو رحمت ملی آپؐ سے
سارے نوروں کا منبع ہے ذات آپؐ کی
نور پاتے رہیں گے سبھی آپؐ سے
آپؐ جیسا کوئی تھا نہ ہو گا کبھی
کوئی بڑھ کے نہیں ہے نبی آپؐ سے
سدرۃ المنتہٰی کو جو جاتی تھی راہ
ایک دن رات کو وہ کھلی آپؐ سے
انبیاء یوں تو آئے تھے لاکھوں مگر
محفلِ انبیاء ہے سجی آپؐ سے
وہ جو مقبول نظرِ الٰہی میں ہے
بندگی کی روایت چلی آپؐ سے
ہم نے عرضِ دعا جب بھی کی ہے ظفرؔ
اس کی شنوائی آخر ہوئی آپؐ سے

(مبارک احمد ظفرؔ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان اور بے نظیر قوت قدسیہ

(ملک سعید احمد رشید۔ ربوہ)

(چوتھی قسط)

حقائق و معارف کا عطا ہونا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو قوت قدسیہ کے ثمرات کے طور پر آسمانی امور کے اسرار اور حقائق معارف کے بیش بہا قیمتی خزانے بھی عطا فرمائے گئے جس کی پیشگوئی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمائی تھی کہ مہدی آکر خزانے لٹائے گا مگر لوگ قبول نہیں کریں گے۔ مگر دنیا پرستوں اور دولت کے بچاریوں نے اس پیشگوئی کو ظاہری طور پر لیا اور یہ امیدیں لگا کر بیٹھ گئے کہ مہدی آکر دولت سے ہماری جھولیاں بھر دے گا۔ حالانکہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا مقصد حقیقی وہی تھا جو آپ نے آکر بیان فرمایا کہ ان خزائن سے مراد دنیا کے مال و دولت اور عیش و آرام نہیں بلکہ اس سے مراد روحانی اسرار اور روحانی حقائق و معارف ہیں جن کے بارہ میں آپ نے اعلان فرمایا کہ یہ خزانے میں اس قدر دوں گا کہ لوگوں کے دامنِ استعداد پُر ہو جائیں گے۔ فرمایا: ؎

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

"جو مجھے دیا گیا ہے وہ محبت کے مُلک کی بادشاہت اور معارف الٰہی کے خزانے ہیں جن کو بفضلہٖ تعالیٰ اس قدر دوں گا کہ لوگ لیتے لیتے تھک جائیں گے"۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 566)

"وہ خدا جو رحمٰن ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لئے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے کہ اس کو ایک مُلک عظیم دیا جائے گا اور خزائن علوم و معارف اس کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے اور زمین اپنے ربّ کے نور سے روشن ہو جائے گی"۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 566)

نیز فرمایا:

❁......"مجھ کو خدا نے بہت سے معارف اور حقائق بخشے اور اس قدر میری کلام کو معرفت کے پاک اسرار سے بھر دیا کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی طرف سے پورا تائید یافتہ نہ ہو اس کو یہ نعمت نہیں دی جاتی"۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11صفحہ49)

سمندر کی طرح معارف و حقائق

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

❁......"خدا نے مجھے علوم قرآنی عطا کئے ہیں اور میرا نام اوّل المؤمنین رکھا اور مجھے سمندر کی طرح معارف اور حقائق سے بھر دیا ہے۔ اور مجھے بار بار الہام دیا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی معرفت الٰہی اور کوئی محبت الٰہی تیری معرفت اور محبت کے برابر نہیں"۔

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد 13صفحہ502)

پھر ساری دنیا کو دعوت دیتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے اور حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں، سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصّہ پاؤ۔"

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6صفحہ36)

"مجھے اس نے حق کے طالبوں کی تسلی پانے کے لئے آسمانی نشان بھی عطا فرمائے ہیں اور میری تائید میں اپنے عجیب کام دکھلائے ہیں اور غیب کی باتیں اور آئندہ کے بھید جو خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں کی رُو سے صادق کی شناخت کے لئے اصل معیار ہے میرے پر کھولے ہیں اور پاک معارف اور علوم مجھے عطا فرمائے ہیں۔"

(مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن جلد 15صفحہ 13)

تمام دنیا کو چیلنج

پھر آپ نے تمام دنیا کو اس بارہ میں چیلنج بھی دیئے کہ قوت قدسیہ کی تاثیرات کے یہ نمونے اور پھل اگر تمہارے پاس بھی ہیں تو آؤ اور میرے ساتھ مقابلہ کرو۔ آپ نے اسے اپنی سچائی اور صداقت کا معیار ٹھہراتے ہوئے فرمایا:۔

❁......"میری صداقت یا عدمِ صداقت کا امتحان آسان ہے۔ اس کی زیادہ تفصیل یہ ہے کہ میرا تو خدا تعالیٰ کے اعلام و افہام سے یہ دعویٰ ہے کہ اگر دنیا کے تمام لوگ ایک طرف ہوں اور ایک طرف یہ عاجز ہو اور آسمانی امور کے انکشاف کے لئے ایک دوسرے کے قرب اور وجاہت عنداللہ کا امتحان کریں تو میں حلفاً کہتا ہوں کہ مجھے پورا یقین ہے کہ میں ہی غالب آؤں گا۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 580)

❁......"میں قرآن شریف کے حقائق معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔"

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد 13صفحہ496)

❁......"اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلّہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ344)

❁......"میری قلم سے قرآنی حقائق اور معارف چمک رہے ہیں۔ اٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے یا سکھوں میں سے یا یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ میں سے کوئی ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کے دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے۔"

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15صفحہ267)

خدا نما مجلس اور خدا نما صحبت

خدا تعالیٰ کے فرستادوں، ماموروں اور پیاروں کی مجلسیں اور صحبتیں عام صحبتوں اور مجلسوں کی طرح نہیں ہوتیں بلکہ ان پاک وجودوں کی کشش اور پاک زبان اور کلام کی تاثیریں دلوں کے اندر پاک تبدیلی پیدا کرتیں اور عظیم انقلاب برپا کر دیتی ہیں یہاں تک کہ خدا سے دور لوگ خدا نما وجود بن جاتے ہیں۔ یہی انقلاب ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ میں برپا کیا بتوں کے پجاری خدائے واحد کے سچے اور مخلص پرستار بن گئے۔ شرابوں کے متوالے اور ساری ساری رات رقص و سرور کی محفلیں سجانے والے خدا کے حقیقی عاشق اور اپنی راتوں کو خدا کی یاد میں گزارنے والے بن گئے۔ روح القدس کی معیت اور تائید ان کے شامل حال ہوگئی اور خدا تعالیٰ کی رضا ان کو عطا ہوئی۔ یہ سب کچھ اس پاک وجود کی صحبت اور قوت قدسیہ کا نتیجہ تھا۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس روحانی تاثیر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

صَادَفْتَهُمْ قَوْماً كَرَوْثٍ ذِلَّةً
فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ

اے محمدؐ! تو نے اس قوم کو گوبر کی مانند (گندہ) پایا مگر اپنی پاک صحبت اور مجلس کے ذریعہ انہیں سونے کی ڈلی بنا دیا۔

حضور علیہ السلام ایسے وجودوں کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"اہل نظر کی ایک خاصیت یہ ہے کہ وہ پتھر کو سونے کی مانند بنا دیتے ہیں وہ ایسے لوگ ہیں جن کا ہم مجلس بے نصیب نہیں رہتا اور جن کا دوست محروم نہیں لوٹتا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم حاشیہ صفحہ309)

❁......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت اور غلامی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس اور صحبت کا بھی یہی رنگ ہوتا تھا جس کا اظہار آپ یوں فرماتے ہیں:۔

"مجھے اُس نے بہت سے نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے اور میری تائید میں اُس نے بہت سے خوارق ظاہر فرمائے ہیں اور درحقیقت اس کے فضل و کرم سے ہماری مجلس خدا نما مجلس ہے۔ جو شخص اس مجلس میں صحت نیّت اور پاک ارادہ اور مستقیم جستجو سے ایک مدّت تک رہے تو میں یقین کرتا ہوں کہ اگر وہ دہریہ بھی ہو تو آخر خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے گا۔"

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13صفحہ55)

❁......اور اس کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ:

"جان لو کہ خدا کا فضل میرے ساتھ ہے اور اللہ کی روح میرے اندر بولتی ہے اور میرے بھید اور اندرونے کو میرے ربّ کے سوا کوئی نہیں جانتا"۔

(ترجمہ از عربی۔روحانی خزائن جلد 11صفحہ176-177)

❁......پھر فرمایا:۔

"اس وقت بھی چونکہ دنیا میں فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے اور خدا شناسی اور خدا رسی کی راہیں نظر نہیں آتی ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور محض اپنے فضل و کرم سے اُس نے مجھ کو مبعوث کیا ہے تا میں اُن لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ سے غافل اور بے خبر ہیں اس کی اطلاع دوں اور نہ صرف اطلاع بلکہ جو صدق اور صبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں انہیں خدا تعالیٰ کو دکھلا دوں۔ اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ...... مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس وقت خدا تعالیٰ کا پاک اور خوشنما چہرہ دنیا کو نظر نہ آتا تھا اور وہ اب مجھ میں ہو کر نظر آئے گا اور آ رہا ہے۔ کیونکہ اس کی قدرتوں کے نمونے اور عجائبات قدرت میرے ہاتھ پر ظاہر ہو رہے ہیں۔ جن کی آنکھیں کھلی ہیں وہ دیکھتے ہیں مگر جو اندھے ہیں وہ کیونکر دیکھ سکتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ5جدید ایڈیشن)

❁......اور پھر فرمایا:۔

"میں صرف دعویٰ نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ کی پاک وحی سے غیب کی باتیں میرے پر کھلتی ہیں اور خارق عادت امر ظاہر ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص دل کو پاک کر کے اور خدا اور اس کے رسول پر سچی محبت رکھ کر میری پیروی کرے گا وہ بھی خدا تعالیٰ سے یہ نعمت پائے گا۔ مگر یاد رکھو کہ تمام مخالفوں کیلئے یہ دروازہ بند ہے اور اگر دروازہ بند نہیں ہے تو کوئی آسمانی نشانوں میں مجھ سے مقابلہ کرے اور یاد رکھیں کہ ہرگز نہیں کر سکیں گے۔ پس یہ اسلامی حقّیت اور میری حقانیت کی ایک زندہ دلیل ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 345)

❁......مزید فرماتے ہیں:۔

"جو شخص ایک ہفتہ ہماری صحبت میں آکر رہے وہ مشرق و مغرب کے مولوی سے بڑھ جائے گا۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 649جدید ایڈیشن)

مزید فرمایا:۔

"اگر کوئی چاہے تو اب بھی کم از کم چالیس روز ہمارے پاس رہے اور نشان دیکھ لے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 514جدید ایڈیشن)

ایک اور جگہ فرمایا:۔

"اصل میں ہمارے پاس آنا خدا کے حضور جانا ہے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 573جدید ایڈیشن)

❁......پھر عیسائیوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

"ایک عیسائی جس کو خدا تعالیٰ کا خوف ہو اور جو سچے خدا کی تلاش اور بھوک اور پیاس رکھتا ہے اس کو لازم ہے کہ بیہودہ قصّے اور کہانیاں ہاتھ سے پھینک دے اور چشمدید ثبوتوں کا طالب بن کر ایک مدت تک میری صحبت میں رہے پھر دیکھے کہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا مالک ہے کس طرح اپنے آسمانی نشان اُس پر ظاہر کرتا ہے"۔

(کتاب البریّہ، روحانی خزائن جلد 13صفحہ)

❁......پھر اہل دنیا کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

"پس مَیں مبعوث کیا گیا تا لوگ بزرگی کی گمشدہ سعادت کو پالیں اور تا وہ سخت جھگڑالو قسم کے لوگوں سے نجات پا جائیں۔ اور مَیں زمین میں بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس اور آسمانوں میں چمکیلے لباس میں ظاہر ہوا ہوں۔

❁......مَیں زمین میں غریب اور آسمان میں بادشاہ ہوں۔ پس خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے مجھے...... پہچانا اور مَیں اہل دنیا کے پاس ایک عاشق کی طرح نحیف و نزار اور لعن طعن اور گالی گلوچ کا نشانہ بن کر آیا ہوں لیکن مَیں عالم اعلیٰ میں ایک بہادر اور مضبوط

انسان ہوں اور میرے لئے آسمانوں میں ...... ایسی حکومت ہے جو کبھی فنا نہیں ہوگی...... اور آسمان میں میری ایسی صورت ہے جس کو انسان نہیں دیکھ سکتا اور نہ اس کو آنکھیں پا سکتی ہیں اور مَیں عجائبات زمانہ میں سے ہوں۔ اور میں گناہ و نافرمانی سے پاک اور دور کیا گیا ہوں اور اسی طرح وہ شخص بھی پاک اور تبدیل کر دیا جاتا ہے جو مجھ سے محبت کرے اور صدق دل سے میرے پاس آئے۔ اور میرے انفاس خطاؤں کے زہر کا تریاق میں اور خطرات کو شبہات کے بازار میں لے جانے سے روکنے والی دیوار ہیں .... اور جان لو کہ مَیں ہی مسیح ہوں اور برکات میں چلتا پھرتا ہوں اور ہر روز برکات اور نشانات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور نور میرے دروازے پر چمکتا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 308-309حاشیہ)

کوئی نادان کہہ سکتا ہے کہ یہ تو سب دعوے ہی دعوے ہیں۔ اس کا ثبوت کیا ہے کہ آپ کی صحبت یا مجلس میں بیٹھنے والوں کے اندر پاک انقلاب برپا ہوا اور عظیم الشان روحانی تبدیلیاں رونما ہوئیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ سورۃ المومنون میں اور سورۃ الفرقان میں مومنوں اور عباد الرحمٰن کی جو صفات بیان ہوئی ہیں وہی صفات حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ماننے والوں یا صحبت میں بیٹھنے والوں کے اندر پیدا کیں۔

اگر وہ سارے ثبوت اور پاک روحانی تبدیلیاں ایک ایک کر کے لکھی جائیں تو اس کے لئے کئی کتب لکھی جا سکتی ہیں لیکن ثبوت کے طور پر یہاں دو ایک مثالیں اور گواہیاں یا ثبوت پیش کئے جاتے ہیں۔ مزید تفصیل قوت قدسیہ کے ذریعہ پاک انقلاب کے عنوان کے تحت آگے بھی آئے گی۔ اور مضمون کے آخر میں غیروں کے اقرار اور گواہیوں کو جب اس ضمن میں پیش کیا جائے گا تو وہاں بھی کچھ ثبوت مل جائیں گے۔ بہرحال ثبوتوں کی کوئی کمی نہیں۔

❁...... حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ اپنے دوست کے نام ایک خط میں حضرت مسیح موعودؑ کی پاک صحبت اور مجلس کی اہمیت و برکت یوں بیان فرماتے ہیں:۔

''چوہدری صاحب مَیں بھی ابن آدم ہوں ضعیف عورت کے پیٹ سے نکلا ہوں۔ ضرور ہے انسانی کمزوری، تعلقات کی کشش اور دقت مجھ میں بھی ہو .... میری ماں بڑی رقیق قلب والی بڑھیا، دائم المریض موجود ہے۔ میرا باپ بھی ہے۔ میرے عزیز اور نہایت ہی عزیز بھائی بھی ہیں اور تعلقات بھی ہیں اور تو پھر کیا میں پتھر کا کلیجہ رکھتا ہوں جو مہینوں گذر گئے یہاں دھونی رمائے بیٹھا ہوں۔ یا کیا میں سودائی ہوں اور میرے حواس میں خلل ہے یا کیا میں مقلد کور باطن اور علوم حقہ سے نابلد محض ہوں ...... اللہ اللہ یہ کیا بات ہے جس میں ایسی زبردست قدرت ہے جو سارے سلسلوں کو توڑ تاڑ دیتی ہے ...... قرآن کریم تو میری روح کی غذا تھی اور بحمد اللہ ہے ...... مجلس کے خوش کرنے اور وعظ کو سجانے کے لئے لطائف وظرائف بھی بہت حاصل ہو گئے اور میں نے دیکھا کہ بہت سے بیمار میرے ہاتھ سے چنگے بھی ہو گئے۔ مگر مجھ میں کوئی تبدیلی پیدا نہ ہوتی تھی .... جس زندہ ایمان کو قرآن چاہتا ہے اور جیسی گناہ سوز آگ قرآن سینوں میں پیدا کرنا چاہتا ہے وہ کہاں ہے؟

میں خدائے رب عرش عظیم کی قسم کھا کر آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ وہی ایمان حضرت نائب الرسول مسیح موعود کے ہاتھ میں ہاتھ دینے اور اس کی پاک صحبت میں بیٹھنے سے حاصل ہوتا ہے .... دنیا کا خوف چھوڑ دو اور خدا کیلئے سب کچھ کھو دو کہ یقیناً سب کچھ مل جائے گا۔'' والسلام۔ عاجز عبد الکریم از قادیان

1۔ اکتوبر 1898ء

(روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 503تا 505)

❁...... اب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی گواہی اور اقرار بھی ملاحظہ فرمائیں:۔

ایک دفعہ نواب خانصاحب مرحوم تحصیلدار نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت مرزا صاحب کی بیعت سے کیا فائدہ ہوا؟ فرمایا:۔

''مجھے بہت فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ پہلے مجھے آنحضرت ﷺ کی زیارت خواب میں ہوتی تھی اب بیداری میں بھی ہوتی ہے۔''

فرمایا مَیں نے آپ کی صحبت میں یہ فائدہ اٹھایا کہ دنیا کی محبت مجھ پر بالکل سرد پڑ گئی ...... یہ سب مرزا صاحب کی قوت قدسیہ اور فیض صحبت سے حاصل ہوا۔''

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 565)

پھر آپ اپنی کیفیت اور اس صحبت کے فوائد و برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''اللہ کو خیر الرازقین یقین کرو۔ اور مت خیال کرو کہ صادق کی صحبت میں رہنے سے کوئی نقصان ہو گا۔ کبھی ایسی جرأت کرنے کی کوشش نہ کرو کہ اپنی ذاتی اغراض کو مقدم کر لو........... میں نے بسا اوقات نصیحت کی ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ پر عمل کرنے کے لئے ضروری ہے یہاں آ کر رہو۔ بعض نے جواب دیا ہے کہ تجارت یا ملازمت کے کاموں سے فرصت نہیں ہوتی لیکن میں ان کو آج سناتا ہوں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام تجارتوں کو چھوڑ کر ذکر اللہ کی طرف آ جاؤ! وہ اس بات کا کیا جواب دے سکتے ہیں۔ کیا ہم کنبہ والے نہیں؟ کیا ہماری ضروریات اور ہمارے اخراجات نہیں ہیں؟ کیا ہم کو دنیوی عزت یا وجاہت بری لگتی ہے؟ پھر وہ کیا چیز ہے جو ہم کو کھینچ کر یہاں لے آئی؟ ...... مَیں اگر شہر میں رہوں تو بہت روپیہ کما سکوں لیکن میں کیوں ان ساری آمدنیوں پر قادیان کے رہنے کو ترجیح دیتا ہوں؟ اس کا مختصر جواب میں یہی دوں گا کہ میں نے یہاں وہ دولت پائی ہے جو غیر فانی ہے جس کو چور اور قزاق نہیں لے جا سکتا۔ مجھے وہ ملا ہے جو تیرہ سو برس کے اندر آرزو کرنے والوں کو نہیں ملا۔ پھر ایسی بے بہا دولت چھوڑ کر میں چند روزہ دنیا کے لئے مارا مارا پھروں؟ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اب کوئی مجھے ایک لاکھ کیا ایک کروڑ روپیہ یومیہ بھی دے اور قادیان سے باہر رکھنا چاہے میں نہیں رہ سکتا۔ ہاں امام علیہ السلام کے حکم کی تعمیل میں پھر خواہ مجھے ایک کوڑی بھی نہ ملے!

پس میری دولت، میرا مال، میری ضرورتیں اسی امام کے اتباع تک ہیں! اور دوسری ساری ضرورتوں کو اس ایک وجود پر قربان کرتا ہوں۔''

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 132,131)

پھر ایک موقع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

''لوگ اکسیر اور سنگ پارس تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ میرے لئے تو حضرت مرزا صاحب پارس تھے۔ میں نے ان کو چھوا تو بادشاہ بن گیا۔''

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ565)

❁...... تیسری گواہی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی ہے۔ آپ جماعتی ترقی کا ایک عظیم سبب حضرت اقدس مسیح موعود کی پاک صحبت قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''سینکڑوں ہزاروں ایسے ہیں جو چند دن کے صحبت میں رہ کر ہمیشہ کے لئے رام ہو گئے اور پھر انہوں نے آپ کی غلامی کی سب فخروں سے بڑا فخر جانا۔''

(سلسلہ احمدیہ صفحہ 101)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

❁❁❁❁❁

دنیائے مذاہب

یہودا اسکریوتی کی انجیل سے انکشاف ہوا ہے کہ اس نے حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ کوئی غدّاری نہیں کی تھی

(خالد سیف اللہ خان ۔ آسٹریلیا)

تیسری چوتھی صدی کی تحریر کردہ ایک انجیل جو حضرت عیسی علیہ السلام کے ایک حواری یہودا اسکریوتی کی طرف منسوب کی جاتی ہے وہ 1970ء کی دہائی میں مصر کے قصبہ 'المنیا' (El-Minya) کے قریب واقع ایک صحراء سے دستیاب ہوئی۔ اس کا زمانہ تحریر تک پولوس کے خود تراشیدہ عقائد عیسائیوں میں کافی حد تک راہ پا چکے تھے۔

مروّجہ انجیل کے مطابق یہودا نے سردار کاہنوں کے پاس جا کر کہا کہ اگر مَیں یسوع کو تمہارے حوالہ کرا دوں تو مجھے کیا دو گے؟ انہوں نے اسے تیس روپے تول کر دے دئے اور وہ اس وقت سے اُس کے پکڑوانے کا موقع ڈھونڈنے لگا اور اس کے پکڑوانے کے لئے اس نے ان کو یہ نشان دیا تھا کہ جس کا مَیں بوسہ لوں وہی ہے اُسے پکڑ لینا۔ چنانچہ انہوں نے یسوع کو پکڑ لیا۔

(متی باب 26آیات 14-16اور 48)

یہودا کی انجیل کئی ہاتھوں سے ہوتے ہوئے بالآخر سوئٹزرلینڈ کی ایک فاؤنڈیشن کے پاس پہنچی۔ اس کتاب کے جتنے حصہ کا ترجمہ 7/اپریل 2006ء کو شائع ہوا اُس کا عنوان تھا "Juda's Redeemed" یعنی یہودا غداری کے الزام سے چھوٹ گیا اور یوں موجودہ بائبل کی ایک اور غلطی طشت ازبام ہوئی۔ اس خبر کا خلاصہ جو سڈنی مارننگ ہیرلڈ (7-4-2006) نے بطور ہیڈنگ دیا ہے وہ درج ذیل ہے:

یسوع نے کہا ''تم ان سب پر سبقت لے جاؤ گے''۔

یہودا کی انجیل مندرجہ ذیل انکشافات کرتی ہے:

1۔ پہلے منظر میں یسوع اپنے پیروکاروں پر ہنستے ہیں کہ ''تم اپنے خدا سے دعا کر رہے ہو''۔ جس کا اشارہ ایک ایسے (ملحد) فرقہ کی طرف تھا جو عہد نامہ قدیم کے چھوٹے درجہ کے خدا کا تصور رکھتے تھے جس نے دنیا کو پیدا کیا تھا۔

2۔ جب یسوع اپنے ماننے والوں کو اس کو دیکھنے اور سمجھنے کی دعوت دیتے ہیں تو وہ پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔

3۔ یہودا کو متعدد بار ایک خاص مقام و مرتبہ کے لئے منتخب کرتے ہوئے کہا گیا۔ دوسروں سے الگ ہو تو مَیں تمہیں (اپنی) حکومت کے راز بتاؤں گا۔ تمہارے لئے وہاں تک پہنچنا ممکن ہے لیکن تمہیں اس کے لئے کافی غم اٹھانا پڑے گا۔

4۔ ایک کلیدی پیراگراف میں یسوع یہودا سے کہتے ہیں::

تم ان سب پر سبقت لے جاؤ گے۔ کیونکہ تم اس آدمی کی قربانی کرو گے جس نے مجھے بطور لباس کے اوڑھا ہوا ہے۔

5۔ یسوع یہودا سے کہتے ہیں: تم پر بعد کی نسلیں لعن طعن کریں گی جبکہ تم ان پر حکومت کرنے کے لئے آؤ گے۔

(سڈنی مارننگ ہیرلڈ ۔ 7/اپریل 2006ء صفحہ11)

معلوم ہوتا ہے کہ ''یہودا کی انجیل'' لکھنے والے کسی مخمصہ کا شکار تھے۔ ایک طرف تو وہ یہ جانتے تھے کہ یہودا بے چارہ بے قصور ہے۔ اس کو خواہ مخواہ اپنے آقا کو دھوکہ سے پکڑوانے کا ملزم گردانا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف وہ پولوس کے پھیلائے ہوئے کفارہ کے عقیدہ کے جال میں پھنس چکے تھے۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ یسوع مسیح نے صلیبی موت خود اپنے لئے اپنی مرضی سے منتخب کی تھی کیونکہ اس کے بغیر ان کا مشن پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ اس کا حل یہ نکالا گیا جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔

لیکن یہ بات سمجھ سے بالا ہے کہ اپنے آپ کو پکڑوانے کے لئے اپنے ہی ایک مقرب مرید کو یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ تم سپاہیوں کو پہلے جا کر بتا دینا کہ دوسرے لوگوں کے درمیان جب یسوع بیٹھے ہوں گے تو مَیں جس کو بوسہ دوں گا وہ وہی ہوں گے، تم انہیں گرفتار کر لینا اور یوں میری گرفتاری کا مرحلہ آسانی سے طے ہو جائے گا۔ اگر ان کا یہی مقصود تھا کہ صلیب پر تکلیف سے جان دے کر اور ملعون بن کر تین دن جہنم میں گزار کر گناہگاروں کے حصہ کی سزا پا کر ان کو ہمیشہ ہمیش کے جہنم سے نجات دلوائی جائے تو ان کو خود اپنے آپ کو پہلوانوں کی طرح جلوس کی شکل میں گرفتاری کے لئے پیش کرنا چاہئے تھا۔ بلکہ یہ تو ان کے لئے تبلیغ کا بہترین موقعہ تھا۔ لیکن یہ بات اس طرح نہیں تھی۔ وہ صلیبی موت پر راضی نہ تھے۔ ورنہ وہ اتنی عاجزی سے خدا سے یہ دعائیں نہ مانگتے کہ ''اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ تو بھی جیسا مَیں چاہتا ہوں بلکہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی ہو''۔

(متی باب 26 آیت 39)

اور پھر صلیب پر تیسرے پہر کے قریب بڑی آواز سے چلّا کر خدا سے کیوں عرض کرتے ہیں کہ: ''ایلی ایلی لما سبقتنی؟'' یعنی اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا''۔

(متی باب 27آیت 46۔ کتاب مقدس یعنی پرانا اور نیا عہدنامہ ۔شائع کردہ بائبل سوسائیٹی ہند۔ بنگلور)

باقی صفحہ نمبر16پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جلسہ کے دنوں میں باوجود ڈیوٹیوں کے بوجھ کے اور باوجود ناقابل برداشت چیزوں کا سامنا کرنے کے ہمیشہ مسکراتے رہنے کی کوشش کریں۔

عمومی طور پر سب مہمانوں سے ایک جیسا سلوک ہونا چاہئے۔

ان دنوں میں جہاں آنے والوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بھی دعاؤں میں وقت گزاریں وہاں کارکنان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اپنے اس خدا کو نہ بھولیں جو ہمیشہ ہماری مدد فرماتا رہا ہے۔

عزت مآب ڈاکٹر احمد تیجان کابا صاحب صدر مملکت سیرالیون کی بیت الفتوح میں آمد اور نماز جمعہ کی ادائیگی۔

(آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات و نمونہ کے حوالہ سے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی خدمت کو احسن طور پر انجام دینے کے لئے کارکنان جلسہ کو نہایت اہم نصائح۔)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 21/جولائی 2006ء بمطابق 21/وفا 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِيکَ لَہٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ-

آجکل یہاں احمدی ماحول میں جلسہ سالانہ کی رونقیں شروع ہوچکی ہیں، الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ کو ایک اور جلسہ کی برکات دکھانے کے سامان پیدا فرمارہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور برطانیہ کے مردوزن اس جلسے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ ایک بہت بڑی تعداد تو ایسی ہے جو جلسے کی برکات سے فیضیاب ہونے کے لئے تیاریاں کررہی ہے اور بڑی بے چین ہے اور ایک تعداد کارکنان کی ہے وہ بھی اب خاصی تعداد ہوچکی ہے، عورتیں، مرد اور بچے ملا کر تقریباً پانچ ہزار کارکنان ہیں۔ تو یہ وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے والے ہیں اور بے چین ہیں کہ جلد جلسے کی ڈیوٹیاں شروع ہوں اور وہ اس خدمت کو بجالاسکیں اور ثواب حاصل کرنے والے بنیں جو مہمان نوازی کرنے سے ملتا ہے۔ اور پھر یہ مہمان نوازی تو ایسے مہمانوں کی مہمان نوازی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں جو اپنے روحانی، علمی اور اخلاقی معیاروں میں بہتری کے لئے جمع ہورہے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے دین کی باتیں سننے کے لئے جمع ہورہے ہیں۔ بہرحال یہ جو خدمت کرنے والے ہیں ان میں بچے بھی ہیں، جیسا کہ میں نے کہا جوان بھی ہیں، عورتیں بھی ہیں، بڑی عمر کے لوگ بھی اور تجربہ کار لوگ بھی شامل ہیں اور ہر ایک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دنوں میں ایک ہی طرح پرجوش نظر آتا ہے۔

نئی جلسہ گاہ پر وقارِعمل شروع ہیں۔ وہاں بڑے جوش سے کام ہورہے ہیں اور پھر یہ ڈیوٹیاں دینے والے اس انتظار میں ہیں کہ جلد وہ دن آئیں جب جلسہ شروع ہو اور ہم اپنی ڈیوٹیاں شروع کریں کیونکہ بعض ڈیوٹیاں جلسے کے ساتھ ہی شروع ہوتی ہیں۔ اور اس طرح پھر خدمت کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ گو بعض قسم کی ڈیوٹیاں جیسا کہ میں نے کہا شروع ہوچکی ہیں۔ جلسہ گاہ کی تیاری کے لئے پہلے سے تیاریاں شروع ہوجاتی ہیں اور کچھ انشاء اللہ تعالیٰ پرسوں جب معائنہ ہوگا تو اس کے بعد سے کافی حد تک شروع ہوجائیں گی اور مکمل طور پر 100 فیصد ڈیوٹیاں تو جلسہ کے دن سے ہی شروع ہوتی ہیں۔

اس خطبے میں جو جلسے سے ایک جمعہ پہلے کا خطبہ ہے عموماً برطانیہ کے رہنے والوں، خاص طور پر ان کارکنان کو جو ڈیوٹیاں دینے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں، ان کو ان کی ڈیوٹیوں کے بارے میں یاددہانی کروائی جاتی ہے کہ آپ نے اپنے فرائض کس طرح ادا کرنے ہیں، کس طرح مہمان نوازی کرنی ہے، کس طرح ان لوگوں کی خدمت کرنی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس نیک مقصد کے لئے جمع ہورہے ہیں جو ان کو روحانی اور اخلاقی ترقی کی طرف لے جانے والا مقصد ہے۔ گو کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ تمام کارکنان جن کو کسی بھی ڈیوٹی کے لئے مقرر کیا گیا ہے، بڑے پرجوش ہیں اور ان میں سے بہت سارے خط لکھ کر دعا کے لئے بھی کہتے ہیں اور اگر ملاقات ہو تو زبانی بھی دعا کے لئے کہتے ہیں کہ دعا کریں کہ ہمارے سپرد جو کام ہوا ہے ہم احسن رنگ میں اسے سرانجام دے سکیں اور کوئی ایسی بات نہ ہوجائے جو مہمانوں کے لئے تکلیف کا باعث ہو یا جلسے کے انتظام میں خرابی کا باعث ہو یا انتظامیہ کے لئے پریشانی کا موجب بنے یا مجھے لکھتے ہیں کہ آپ کے لئے کسی قسم کی تکلیف کا باعث ہو۔ ظاہر ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی میں کوئی بھی خلل یا کوئی بھی خرابی یا ان کے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہونے سے مجھے سب سے زیادہ تکلیف کا احساس ہوگا اور ہونا چاہئے کیونکہ U.K کے جلسے کا تصور خودبخود غیرمحسوس طور پر مرکزی جلسے کا ہوگیا ہے۔ کیونکہ پاکستان سے ہجرت کے بعد یہی ایک جلسہ ہے جس میں باقاعدگی سے خلیفۂ وقت کی شمولیت ہوتی ہے اور جب لوگ اس سوچ اور اس نظریہ کے ساتھ دور دراز ملکوں سے اس جلسے میں شمولیت کے لئے آتے ہیں کہ غیر اعلانیہ طور پر ہی سہی لیکن ہے یہ مرکزی جلسہ، کیونکہ خلیفۂ وقت اس میں موجود ہوگا اور خلیفۂ وقت کی اس جلسہ میں موجودگی میں وقت گزارنے کا زیادہ سے زیادہ ہمیں موقع ملے گا تو ظاہر ہے پھر مجھے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان پیارے مہمانوں کی مہمان نوازی کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے اور ان کی تکلیف پر تکلیف پہنچنی چاہئے۔

اس لئے اپنی فکر کو دور کرنے کے لئے اس خطبے میں جو جلسے سے ایک ہفتے پہلے کا خطبہ ہے، جیسا کہ میں نے کہا کارکنان کو ان کی ڈیوٹیوں کے بارے میں توجہ دلائی جاتی ہے تا کہ وہ مہمانوں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرسکیں۔ یہ توجہ اس لئے بھی دلائی جاتی ہے کہ عموماً تو ہر کارکن بڑے جوش سے اس انتظار میں ہے کہ ہم ڈیوٹیاں دیں لیکن کارکنان کی یاددہانی کے لئے کہ ان کو جو کام پہلے کرنے والے ہیں ان کی یاددہانی ہو جائے اور پھر بہت سارے نئے بھی شامل ہورہے ہوتے ہیں، ان کو بھی پتہ لگ جائے۔ ان نئے شامل ہونے والوں میں بچے بھی ہوتے ہیں جو بچپن کی عمر سے اطفال کی ڈیوٹیوں میں شامل ہورہے ہوتے ہیں یا

اطفال کی عمر سے خدام کی ڈیوٹیوں میں جو زیادہ ذمہ داری کا کام ہے اس میں شامل ہو رہے ہوتے ہیں، ان کو توجہ دلائی جائے اور نوجوانوں کو بھی اس طرف توجہ ہو جائے، ان کو بھی مہمان نوازی کی اہمیت کا پتہ لگ جائے۔ تو جیسا کہ میں نے کہا ہے عمومی طور پر تو سب جوان، بچے، بچیاں، لڑکے، مرد اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے بڑے پر جوش ہیں اور انتظار میں ہیں کہ کب ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان مہمانوں کی خدمت کا موقع ملے، لیکن یاد دہانی معیار کو مزید بہتر کرنے اور خامیوں پر نظر رکھنے میں مدد دیتی ہے۔

سو اس لئے مختصراً ایک بات کی طرف میں توجہ دلاؤں گا۔ باتیں تو بہت ساری ہیں لیکن اسی بات میں باقی باتیں آ جائیں گی۔ اس ضمن میں جو بڑی ضروری بات ہے، ہمیشہ میں کہا کرتا ہوں کہ مجھے بعض مہمانوں کا علم ہے کہ جب وہ آتے ہیں تو یا تو بڑی توقعات رکھتے ہیں یا طبعاً اتنے حسّاس ہوتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے لئے کسی بھی کارکن یا میزبان کی طرف سے ذرا سی بھی اونچ نیچ نہیں ہونی چاہئے۔ بعض مہمان غلطی پر ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ایک کارکن کا، ایک میزبان کا کام یہ ہے کہ اپنے جذبات کو کنٹرول میں رکھتے ہوئے ہر حال میں مہمان کا خیال رکھے اور اسے کسی بھی قسم کی ناراضگی کا موقع نہ دے، گو کہ بعض صورتوں میں یہ بڑا مشکل کام ہے لیکن جب آپ نے جلسے کے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا تو پھر ظاہر ہے کہ قربانی بھی کرنی پڑے گی اور جب اپنے جذبات کی قربانی کرتے ہوئے اس مشکل کام کو سر انجام دیں گے تو تبھی اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ ثواب کے حقدار ٹھہریں گے۔

ہم تو اس نبی ﷺ کے ماننے والے ہیں جس نے مہمان نوازی کے ایسے اعلیٰ معیار قائم فرمائے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ کیا اعلیٰ معیار تھے۔ آپؐ کی برداشت اور بلند حوصلگی کا مقابلہ ہی نہیں ہے لیکن وہ ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔ جب آپؐ اپنی امت کو نصیحت کرتے تھے یا اپنے ماننے والوں یا صحابہ کو نصیحت کرتے تھے یا جو نصیحت ہمیں آپؐ نے کی ہے، اس کے اعلیٰ نمونے بھی آپؐ نے دکھائے ہیں۔ دیکھیں جب ایک مہمان آتا ہے، غیر مسلم ہے، سوتا ہے اور زیادہ کھانے کی وجہ سے یا کسی وجہ سے رات کو اپنے پر کنٹرول نہیں رہا یا شرارتاً بستر گندہ کر کے چلا گیا تو آپؐ نے برا نہیں منایا بلکہ صبح جب جا کے دیکھا تو خود ہی اس کو دھونے لگے۔

تو جیسا کہ میں نے کہا وہ تو ایک غیر تھا اور پتہ نہیں کس نیت سے یہ خراب کر کے گیا تھا۔ لیکن آپؐ نے اس کی غیر حاضری میں بھی اسے یہ نہیں کہا کہ یہ کیا کر گیا ہے۔ بلکہ صحابہؓ کہتے ہیں کہ باوجود ہمارے کہنے کے کہ ہمیں موقع دیں خود ہی بستر دھوتے رہے کہ نہیں وہ میرا مہمان تھا۔ آپؐ کی یہ بلند حوصلگی اور یہ نمونہ آپؐ نے اس لئے ہمارے سامنے قائم فرمایا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے کہ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔

پس آپ کے مہمان جن کی مہمان نوازی آپ کے سپرد کی گئی ہے، جن کی مہمان نوازی کرنے کا انشاء اللہ تعالیٰ اب موقع مل رہا ہے، یہ تو وہ مہمان ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر یہاں جمع ہو رہے ہیں، اس لئے جمع ہو رہے ہیں کہ اللہ کے دین کی باتیں سنیں، اس لئے جمع ہو رہے ہیں کہ خدا کے مسیح نے انہیں بلایا ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے۔ اور اس لئے بلایا ہے کہ سال میں ایک دفعہ جمع ہو اور اپنی تربیت کرو، اپنی روحانیت کو بہتر بناؤ۔ ان سے کسی ایسے انتہائی فعل کی توقع نہیں کی جا سکتی جیسا کہ اس کافر نے اس قسم کا گھٹیا کام کیا تھا لیکن اگر کسی مہمان کی طبیعت کی تیزی کی وجہ سے اس کے منہ سے کوئی سخت قسم کے الفاظ نکل جاتے ہیں یا وہ سخت الفاظ استعمال کر لیتا ہے تو کارکنان کو ہمیشہ درگزر سے کام لینا چاہئے اور درگزر سے کام لیتے ہوئے ان کی باتوں کا برا نہیں منانا چاہئے کیونکہ اس سے پھر مزید بدمزگی پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہر احمدی سے ہونا چاہئے، چاہے وہ مہمان ہو یا میزبان ہو، مرد ہو یا عورت ہو لیکن ہر دوسرے کا فعل اس کے ساتھ ہے۔ آپ جو کارکنان ہیں، میں آپ سے اس وقت مخاطب ہوں۔ مہمانوں کو تو نصیحت میں بعد میں کروں گا کہ آپ لوگوں کو ان دنوں میں بہت زیادہ وسیع حوصلے کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور اچھے اخلاق کی ایک اعلیٰ مثال قائم کرنی چاہئے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ہمیں فرماتا ہے قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (سورۃ البقرہ: 84) یعنی لوگوں سے نرمی سے بات کیا کرو۔ تو یہ بات جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے، اخلاق کو قائم کرنے کا ایک گُر ہے۔ یہ صرف خاص حالات کے لئے ہی نہیں ہے اور صرف خاص لوگوں سے ہی متعلق نہیں ہے بلکہ ہر وقت ہر ایک سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ جب ایسی حالت پیدا ہو گی تو جہاں معاشرے میں آپس کا تعلق بڑھے گا، وہاں ایمان میں بھی ترقی ہو گی۔ عمومی طور پر جب یہ حکم ہے تو ان دنوں میں خاص طور پر اس حکم کی بہت زیادہ پابندی کرنی چاہئے۔ پس کارکنوں کو چاہئے کہ ہمیشہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے رہیں۔ جہاں وہ ان اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے مہمان نوازی کا حق ادا کرتے ہوئے ثواب کما رہے ہوں گے اور پھر نتیجۃً یہ بات ان کے ایمان میں ترقی کا باعث بن رہی ہو گی، وہاں اس وجہ سے کہ انہوں نے دوسرے کی غلط بات پر ویسا ہی ردّ عمل ظاہر نہیں کیا، ایسے کارکنان دوسرے شخص کو بھی یہ احساس دلانے کا باعث بنیں گے کہ احمدی معاشرہ نرمی، پیار، محبت اور بھائی چارے کا معاشرہ ہے۔ ہم یہاں اپنی تربیت کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں اور یہ سختی کی باتیں تو اس مقصد سے مکمل طور پر تضاد رکھتی ہیں۔ اتنا تضاد ہے کہ جس طرح بُعد المشرقین ہوتا ہے۔ پس آپ کا، کارکنان کا خاموش رہنا اور سختی کی بات پر بھی نرمی سے جواب دینا بلکہ اپنی طبیعت پر جبر کرتے ہوئے انتہائی خوش خلقی سے جواب دینا دوسرے کو اس کی غلطی کا احساس دلانے کا اور اصلاح کرنے کا ایک عملی جواب ہو گا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اعلیٰ اخلاق دکھاتے ہوئے خوش خلقی کا مظاہرہ کرنے والے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ میزان میں حسن خلق سے زیادہ وزن رکھنے والی کوئی چیز نہیں ہے مَامِنْ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلَ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ (سنن ترمذی کتاب البرّ و الصلہ باب فی حسن الخلق) کہ میزان میں حسن خُلق سے زیادہ وزن رکھنے والی کوئی چیز نہیں ہے اور اچھے اخلاق کا مالک ان کی وجہ سے صوم وصلوٰۃ کے پابند کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔ اچھے اخلاق ایک نمازی کا درجہ دے جاتے ہیں، نیکیوں کی توفیق ملتی ہے، پھر اللہ کا خیال آتا ہے اور عملاً پھر ہر نیکی دوسری نیکی کی طرف لے کر جاتی ہے۔ انسان کی نیکیوں کا جو پلڑا ہے اس میں سب سے زیادہ وزن والی چیز حسن خلق ہے۔ ایک ترازو میں اگر نیکیاں رکھی جائیں تو جب نیکیوں کا وزن بڑھتا جائے گا تو سب سے زیادہ وزن ڈالنے والی جو چیز ہو گی وہ اچھے اخلاق ہیں اور نرمی سے مسکراتے ہوئے بات کرنا ہے۔ پس ان دنوں میں باوجود ڈیوٹیوں کے بوجھ کے، باوجود ناقابل برداشت چیزوں کا سامنے کرنے کے، ہمیشہ مسکراتے رہنے کی کوشش کریں اور یہ جو خوش خلقی کی ظاہری حالت کارکنان اپنے پر طاری کریں گے، چاہے دل نہ بھی چاہ رہا ہو تب بھی کرنی ہے، تو اس سے آپ کے بعض جو فوری ردّعمل ہیں وہ بھی کنٹرول میں رہیں گے۔

دیکھیں ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے زیادہ مشکلات میں گھرا ہوا تو کوئی شخص نہیں تھا۔ کبھی کوئی پریشانی ہے، کبھی دشمنوں کی پریشانی ہے، کبھی جنگ کی پریشانیاں ہیں، کبھی کسی قسم کی تکلیفیں ہیں اور آپؐ سے زیادہ تو کسی کو تکلیفیں نہیں آئیں، سوچا بھی نہیں جا سکتا اور پھر یہ فکر کہ اللہ تعالیٰ نے جو کام سپرد کیا ہے اس کو مکمل کرنے کی ذمہ داری بھی ادا کرنی ہے۔ اگر دنیاوی لحاظ سے دیکھا جائے تو ہمہ وقت پریشانیوں میں گھرا ہوا انسان ہے اور اُمّت کی فکر اس قدر کہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا اور یہ فکر اس لئے ہے کہ ان کی اصلاح کی جو ذمہ واری اللہ تعالیٰ نے ڈالی ہے، وہ کس طرح پوری ہو گی۔ اور جس قدر تقویٰ آپؐ میں تھا وہ تو کسی اور میں ہو نہیں سکتا اور اس وجہ سے جتنا تقویٰ زیادہ ہو اللہ تعالیٰ کے خوف کا معیار بھی اتنا بڑھ جاتا ہے، وہ بھی اتنا ہی اونچا تھا۔ اس اُمّت کے لئے اپنی فکر کا اظہار کرتے ہوئے اتنی پریشانی تھی کہ آپ خود فرماتے ہیں کہ مجھے تو سورۃ ھود نے بوڑھا کر دیا ہے۔ کیونکہ اسی سورۃ میں ان ذمہ داریوں کا حکم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اپنی ذمہ داری تو کوئی لے لیتا ہے کہ میں اصلاح کر لوں گا، دوسرے کی ذمہ داری لینا بہت مشکل کام ہے۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے (اللہ تعالیٰ کا حکم تھا) یہ ذمہ واری لی اور اس فکر میں لی اور دعاؤں میں وقت گزارتے ہوئے اس کام کو پھر باحسن سرانجام بھی دیا۔ لیکن بہرحال ایک فکر ہمیشہ آپ کو رہی اور پھر اپنے زمانے کے مسلمانوں کی ہی نہیں بلکہ تاقیامت آنے والے مسلمانوں کی فکر بھی آپؐ کو رہی۔

اتنی ذمہ داریوں کے باوجود اور ایسی حالت کے باوجود آپ کے حسن خلق کا معیار کیا تھا کہ ایک صحابی عبداللہؓ بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو تبسم فرمانے والا نہیں پایا۔

کسی کا اتنا ہنستا مسکراتا چہرہ نہیں دیکھا جتنا آنحضرت ﷺ کا تھا۔ تو یہ ہیں معیار ہمارے پیارے نبی ﷺ کے۔ پھر آپؐ نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا وہ خیر سے بھی محروم کیا گیا۔

پس نیکیاں کمانے اور خیر سمیٹنے کا یہ موقع ہے جو سال کے بعد ہمیں مل رہا ہے، اس میں ہر احمدی کو اور خاص طور پر کارکنان کو کوشش کرنی چاہئے کیونکہ مہمان نوازی کے ساتھ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی کے ساتھ، مہمان کی سخت بات پر درگزر کرنا اور اپنے آپ کو کنٹرول کرنا بھی حسن خلق ہے، یہ باتیں یقیناً آپ کو خیر و برکت سے بھر دیں گی بلکہ بے شمار خیر اور برکتیں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں دے گا۔

مہمانوں کے نازک جذبات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "مہمان کا دل تو آئینے کی طرح نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔" پس یہ بھی ایک سبق ہے مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کے لئے کہ ایک تو مہمان سے سختی نہیں کرنی۔ دوسرے اگر

مہمان میں کوئی کمزوری ہے تو وہ آپ کے اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر اپنی حالت بدلنے کی کوشش کرے گا اور اس طرح آپ کسی کی اصلاح کا باعث بھی بن جائیں گے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ "دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو بعض کو نہیں کرتے اس لئے مناسب ہے کہ سب کو واجب الاحترام جان کر تواضع کرو۔"

پس یہ اصول ہمیشہ یاد رکھیں خاص طور پر شعبہ مہمان نوازی اور خوراک والے یہ بات پلّے باندھ لیں کہ کسی مہمان کو یہ احساس نہ ہونے دیں کہ فلاں مہمان کو زیادہ پوچھا گیا اور فلاں کو کم یا فلاں کے لئے بیٹھنے کے لئے زیادہ بہتر جگہیں تھیں اور فلاں کے لئے کم۔ ٹھیک ہے بعض جگہیں بنائی جاتی ہیں، بعضوں کا تقاضا ہے، مریضوں کے لئے، بیماروں کے لئے یا ایسے مہمانوں کے لئے جو کسی خاص ملک کے نمائندے ہیں اور ان کو وہاں زبان کی وجہ سے بٹھانا پڑتا ہے یا پھر ایسے ہیں جو غیر ہیں وہ آتے ہیں لیکن عمومی طور پر جو مہمان نوازی کا اصول ہے، سب مہمانوں سے ایک جیسا سلوک ہونا چاہئے۔

اس دفعہ پاکستان سے اور دوسرے ملکوں سے بھی بہت سے مہمان آئے ہیں اور آ رہے ہیں، جو پہلی دفعہ ملک سے باہر نکلے ہیں۔ تعلیم بھی معمولی ہے یا نہ ہونے کے برابر ہے۔ کئی ایسے ہیں جو مجھے ملے ہیں اور بڑے جذباتی رنگ میں بتایا کہ ہم جلسے میں شامل ہونے کے لئے اور آپ کو ملنے کے لئے آئے ہیں اس لئے ایسے لوگوں کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ غریب آدمی ہے تو اس کا خیال نہیں رکھنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ کسی کے پھٹے ہوئے کپڑے دیکھ کر یہ نہ سمجھو کہ اس کو مہمان نوازی کی ضرورت نہیں، مہمان مہمان ہے۔ کچھ تو آنے والے لوگ اپنے عزیزوں کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں لیکن بعض جماعتی نظام کے تحت بھی ٹھہرے ہوئے ہیں اور جلسے کے تین دنوں میں تو ان سب نے جماعتی مہمان ہی ہونا ہے۔ یہاں کی جو بعض چیزیں ہیں ان سے بعضوں کو ناواقفیت ہوگی، ان کے لئے بالکل نئی ہوں گی تو ان کا خیال رکھیں اور بغیر ان کو کسی قسم کا احساس دلائے ان کی خدمت کریں۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے پاس ان کے عزیز یا دوست مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں وہ شروع میں تو بڑے جوش سے گھر میں مہمان لے جاتے ہیں، دعوت بھی دیتے ہیں لیکن بعد میں بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اپنے بہت ہی قریبی عزیزوں اور رشتہ داروں کی خدمت تو کر رہے ہوتے ہیں لیکن جو واقف کار یا کسی حوالے سے کسی دوسرے عزیز سے تعلق رکھنے والا اگر مہمان بن کر ٹھہرا ہوا ہے تو اس سے وہ ان قریبیوں والا سلوک نہیں ہوتا۔ تو یاد رکھیں کہ ان کا بھی اسی طرح خیال رکھیں۔ جب مہمان نوازی کی ذمہ داری اپنے سپرد لی ہے تو ان کا بھی اسی طرح خیال رکھنا ہوگا جس طرح اپنے قریبیوں کا رکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دوسروں کی تکلیف کا کتنا احساس تھا، ایک روایت میں اس کا ذکر آتا ہے کہ گورداسپور کے سفر میں، جو مقدمے کے لئے کیا گیا تھا (کچھ جمعے پہلے میں نے اس سفر کی تفصیل بتائی تھی) بہت سے احباب بھی آپؑ کے ساتھ تھے اور اس مقدمے کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے آنے کو حضور علیہ السلام یہ سمجھتے تھے کہ یہ میری وجہ سے آئے ہیں اور اس لحاظ سے میرے مہمان ہیں۔ بابو غلام محمد صاحب آپؑ کے ایک صحابی تھے وہ کہتے ہیں کہ جب ہم گورداسپور پہنچے، سردی کے دن تھے تو رات کو کھانے کے بعد حضورؑ نے ہم سب کو حکم دیا کہ تھکے ہوئے ہو سو جاؤ۔ کہتے ہیں ہم سب اپنے اپنے بستر بچھا کر لیٹ گئے تو کچھ دیر بعد ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموشی سے اٹھے اور لالٹین ہاتھ میں لے کر ہاتھ سے ٹٹول ٹٹول کر جو سوئے ہوئے لوگ تھے ہر ایک کے بستر کا جائزہ لینے لگے اور جس کے بستر کو بھی ہلکا دیکھا (ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی، باہر سردی تھی) اس پر اپنے بستر سے کوئی نہ کوئی چادر یا کمبل یا موٹا کپڑا لا کر ڈال دیتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس طرح چھ سات لوگوں کو اپنے بستر کی مختلف چیزیں دے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈھانکا۔ تو آپؑ کو یہ فکر اس لئے تھی کہ یہ لوگ آپؑ کی خاطر آئے ہوئے ہیں۔

پس آج ہمارا فرض ہے کہ اس سنت کو قائم رکھتے ہوئے آپؑ کی خاطر، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاطر آئے ہوئے لوگوں کی بھرپور مہمان نوازی کریں۔ اس دفعہ پاکستان میں تو برٹش ایمبیسی نے کافی کھلے دل کا مظاہرہ کیا ہے اور کافی لوگوں کو ویزے دیئے ہیں، اللہ ان کو جزا دے۔ اب ہمارے مہمان نوازی کے نظام کا بھی اور یہاں کے لوگوں کا بھی یہ فرض ہے کہ جہاں بھی آنے والے مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں ان کی مہمان نوازی کے اعلیٰ نمونے قائم کریں۔

ہمارے دیہاتوں کے لوگ آج بھی بہت مہمان نواز ہیں۔ شہروں سے رابطوں کی وجہ سے بعض برائیاں بھی ان میں آ گئی ہیں، بعض اچھی باتیں ختم بھی ہو گئی ہیں لیکن ابھی بھی مہمان نوازی کا جو وصف ہے دیہاتوں میں قائم ہے اور یہ دنیا میں تقریباً ہر جگہ ہے۔ اس لئے ان آنے والے مہمانوں کو اپنی مہمان نوازی کے نمونوں سے بتائیں کہ اعلیٰ اخلاق اور مہمان نوازی کا جو خُلق ہے صرف پاکستان یا دوسرے غریب ملکوں کے دیہاتوں کے رہنے والوں کا خُلق نہیں ہے بلکہ اس زمانے کے امام کو ماننے کے بعد یہ خلق ہر احمدی کا خاصہ ہے، چاہے وہ یورپ میں رہتا ہو یا امریکہ میں رہتا ہو یا دنیا کے کسی بھی ملک میں رہتا ہو اور اخلاقی قدریں باوجود معاشرتی روایات اور معیار زندگی مختلف ہونے کے وہی ہیں جو اسلام نے ہمیں سکھائی ہیں، جس کے نمونے آنحضرت ﷺ اور پھر آپؐ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دکھائے ہیں۔ پس اعلیٰ اخلاق اور مہمانوں کے ساتھ مسکراتے ہوئے اور خوش خلقی سے بات کرنا یہ ان دنوں میں خاص طور پر آپ کی ایک پہچان ہونی چاہئے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ اس دفعہ انشاءاللہ یہ جلسہ نئی جگہ حدیقۃ المہدی میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس علاقے کے لوگوں کو بعض فکریں تھیں، جب زمین لی گئی تو بہت زیادہ اس طرف سے اپوزیشن بھی ہوئی تھی، جو جماعتی رابطوں کی وجہ سے دور کرنے کی کوشش کی گئی اور تقریباً دور ہو گئیں اور پھر انصاراللہ کی اس علاقے میں جو چیریٹی واک ہوئی ہے اس نے بھی کافی اثر کیا اور اس علاقے کے لوگوں کے شبہات کو دور کر دیا ہے۔ پس اس کو مزید مضبوط کرنا بھی آپ لوگوں کا، خاص طور پر ڈیوٹی دینے والوں کا کام ہے۔ یہ خیال رکھیں کہ ٹریفک بھی صحیح طرح کنٹرول ہو رہا ہو، لوگوں کی صحیح رہنمائی بھی ہو رہی ہو، علاقے کے لوگ بھی اگر آئیں تو ان پر بھی نیک اور اچھا اثر قائم ہو، تا کہ وہ آئندہ وقت میں بھی کسی قسم کے مسائل کھڑے نہ کریں۔ اس لئے بعض دفعہ ڈیوٹی دینے والے اوور ایکسائیٹڈ (Over excited) ہو جاتے ہیں، دیکھتے ہی نہیں کہ سامنے کون ہے۔ کسی وجہ سے ٹریفک کنٹرول کرتے کرتے بعضوں سے زیادتی ہو بھی جاتی ہے تو اس بارے میں بڑی احتیاط کریں اور پہلے سے بڑھ کر اپنے نمونے دکھائیں۔ عموماً تو اللہ کے فضل سے سارے ہی بڑے ٹرینڈ (Trained) ہیں اور اچھی ڈیوٹیاں دینے والے ہیں۔

اس دفعہ بعض ڈیوٹیاں تقسیم بھی ہوئی ہیں۔ گزشتہ سال بھی، رشمور میں جلسے کی وجہ سے ہوئی تھیں۔ کچھ رہائش کا اور کچھ کھانے کے انتظامات کا انتظام اسلام آباد میں بھی ہوگا۔ اس لئے اس بات کا خیال رکھیں کہ اسلام آباد کے ماحول میں بھی اپنی ان روایات کو قائم رکھنا ہے جو ہمیشہ سے ہمارے کارکنان کا خاصّہ رہی ہیں۔ وہاں کے لوگوں کو بھی کسی قسم کی شکایت نہ ہو۔ عموماً وہاں لمبے عرصے تک بعض لوگوں کو شکایتیں ہوتی رہتی ہیں، کچھ تو تنگ کرنے کے لئے بھی کرتے ہیں لیکن ہمیں کسی کو بھی موقع نہیں دینا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ دو جگہوں پر تقسیم ہونے کی وجہ سے بعض صیغوں کے جو افسران ہوں ان سے ہر وقت رابطہ نہ ہو سکے کہ وہ اسلام آباد میں نہ ہوں، تو اس صورت میں ہر کارکن کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ ذمہ دار ہے اور پہلے سے بڑھ کر اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کرے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ سب احسن رنگ میں جلسہ کی ڈیوٹیاں ادا کر سکیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس جلسے پر آنے والے مہمانوں کو آپ لوگوں میں سے کسی سے بھی کسی قسم کی کوئی شکایت نہ ہو۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمارا سب سے بڑا ہتھیار دعا ہے اس لئے ہمیشہ ہر وقت اپنے آپ کو دعا میں مصروف رکھیں اور اپنے کسی اچھے کام کو اپنے تجربے یا علم پر محمول نہ کریں کہ یہ کام میرے تجربے یا علم کی وجہ سے ہوا ہے بلکہ ہر اچھا کام جو ہم میں سے کوئی بھی انجام دیتا ہے یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہے۔ اس لئے اس کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے اس کے حضور جھکنا بہت ضروری ہے۔

پس ان دنوں میں جہاں آنے والوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بھی دعاؤں میں وقت گزاریں وہاں کارکنان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اپنے اس خدا کو کبھی نہ بھولیں جو ہمیشہ ہماری مدد فرماتا رہا ہے۔ افسران صیغہ جات بھی یاد رکھیں کہ وہ اس افسری کے ذریعہ سے قوم کی خدمت پر مامور کئے گئے ہیں۔ جہاں انہوں نے اپنے کام کا جائزہ لینا ہے وہاں تربیتی لحاظ سے اپنے کارکنان کا بھی جائزہ لیتے رہنا ہے اور ہر وقت یہ کوشش کرنی ہے کہ مہمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ آسانیاں پیدا کرنے والے ہوں اور دعاؤں پر زور دیتے ہوئے اپنے کام انجام دینے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس وقت ہمارے پاس ایک معزز مہمان ہیں۔ مہمانوں کی مہمان نوازی کا ذکر چل رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آج ایک معزز مہمان دیئے ہیں، یہ الحاج ڈاکٹر احمد تیجان کابا صاحب ہیں جو سیرالیون کے صدر مملکت ہیں۔ وہ یہاں دورے پر آئے ہوئے تھے تو انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ جمعہ ہمارے ساتھ مسجد میں پڑھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیک خواہشات کو پورا کرے اور ان کو جزا دے اور ان کے ملک میں امن اور سلامتی کے مستقل حالات پیدا کرے۔ اور ان دنوں میں یہ بھی دعا کریں، دعائیں تو اب شروع ہو جانی چاہئیں، جلسے کے دنوں میں بھی ہوتی رہیں گی، اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو اپنی پہچان کرواتے ہوئے اور ایک دوسرے کی پہچان کرواتے ہوئے امن اور آشتی اور صلح کے ساتھ رہنے کی توفیق عطا کرے۔

جماعت احمدیہ ٹوگو کے
پہلے جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

(رپورٹ: عبدالقدوس ۔ افسر جلسہ سالانہ ٹوگو)

ہوا مَیں تیرے فضلوں کا منادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم میں ارشاد ہے ﴿فَاسْتَبِقُوْا الْخَیْرَاتِ﴾ یعنی راستہ کتنا بھی کٹھن اور خاردار کیوں نہ ہو، شیطان نے ہر طرف اپنے پہرے دار کیوں نہ بٹھار کھے ہوں، منزل چاہے کتنی ہی دور کیوں نہ ہو، منزل اگر محبوب کی منشاء کی طرف لے جانے والی ہو تو ساری رکاوٹوں اور آہنی دیواروں کو اپنے پاؤں کے نیچے رونڈ ڈالو اور اپنے دامن اور کپڑوں کو جھاڑیوں کے کانٹوں سے بچاتے ہوئے استباق فی الخیرات کی انجام دہی کے لئے کوشش کرتے ہوئے نکل کھڑے ہو۔

جب امام الزمان کی آمد ہوئی اور اس بے قرار دل نے یہ محسوس کیا اور دیکھا کہ شیطان کے چیلے بے لگام سیلاب کی طرح دنیا کو مادیت کے گھٹاٹوپ اندھیروں کی طرف دھکیل رہے ہیں اور رات دن ناچ گانوں کی محفلوں کے انعقاد کرنے میں مصروف عمل ہیں اور اس کے بالمقابل دین محمدی کے علمبردار اس سیلاب کے ریلے میں پناہ گاہیں تلاش کر رہے ہیں اور بعض اپنے پر سمیٹ کر جھاڑیوں میں پناہ گاہیں تلاش کر رہے ہیں اور چوہوں کی طرح تاریکی میں زندگی بسر کرنے کو ترجیح دے رہے ہیں تو اس دل نے اپنے محبوب ازلی وابدی کو یوں ندا دی ؎

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج! دکھا اس دیں کے چمکانے کے دن

اور اس جری اللہ نے اپنے خدا سے امت محمدیہ کے لئے خصوصاً دعائیں کیں کہ رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ۔ اے میرے رب محمد ﷺ کی امت کی اصلاح فرما۔ تو خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب کی آہ و پکار کو سن کر دل میں اس قرآنی آیت کا مضمون ڈالا جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ﴾ کہ عوام و خواص کو شیطانوں کے چنگل سے آزاد کروا کر اپنی معیت عطا کرا اور ان کی تطہیر کرا اور ان کو عباد الصالحین کی صف میں لا کھڑا کر۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے تائید و نصرت پا کر اس کے حصول کے لئے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی اور عشاقانِ اسلام کو خلیفۃ اللہ کے دیدار اور معیت کا موقع فراہم کیا۔ اور ہدایت فرمائی کہ:

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی"۔

اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص فضل سے ٹوگو کی اقوام نے بھی امسال اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کر کے خدا تعالیٰ کے فرستادے کے قول پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ کہ نیکیوں میں آگے بڑھو کی طرف قدم مارا ہے۔ بظاہر ملکی حالات اس قدر سازگار معلوم نہیں ہو رہے تھے مگر ممبران جماعت کے دل میں ایک تڑپ اور لگن تھی کہ ہمارے پڑوسی ممالک اس کار خیر میں حصہ لے رہے ہیں اور ان ممالک کے روحانی پرندے مختلف بولیاں بولنے والے سال میں ایک بار مرکزی گھونسلے کی طرف اڑان کرتے ہیں اور قبائلی، نسلی اور لسانی ہم آہنگی نہ ہونے کے باوجود اکٹھے بیٹھ کر خدائے واحد و یگانہ کے گن گاتے ہیں اور روحانیت کے مائدہ سے سیر ہوتے ہیں۔ اور ایم ٹی اے کے ذریعہ مسکراہٹوں کے پھول بکھیرتے ہوئے نظر آتے ہیں مگر ہم اتنی بڑی نیکی کے کام سے محروم جا رہے ہیں۔ لہٰذا جماعت کے اس جذبہ اور خواہش کو دیکھتے ہوئے امسال مجلس عاملہ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس دفعہ ہم بھی اللہ پر توکل کرتے ہوئے جلسہ کے لئے اجازت کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری خواہش کو قبول فرمایا اور اجازت مل گئی۔

چنانچہ ہنگامی طور پر ایک ماہ قبل جلسہ سالانہ کی ایک کمیٹی خاکسار کی نگرانی میں تشکیل دی گئی اور تمام ممبران کمیٹی میں شعبہ جات تقسیم کر کے ان کی ذمہ داریوں اور جماعتی روایات کے بارہ میں اچھی طرح سمجھا دیا گیا۔ ہر عہدیدار نے اپنی اپنی ٹیم تیار کی اور کام شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن رات کی محنت رنگ لائی اور تمام کام احسن رنگ میں انجام پائے۔

معلمین اور صدران جماعت کے ذریعہ سب کو اپنے محدود وسائل کے تحت وفد بھجوانے کی درخواست کی گئی۔ حکومتی عہدیداروں اور چند چیدہ چیدہ افراد کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔

نوچے (Notse) ٹوگو کا مرکز ہونے کے ناطے اسی شہر کی مسجد اور ارد گرد علاقہ میں ٹینٹ لگا کر جلسہ گاہ تیار کی گئی اور عارضی رہائشگاہیں وغیرہ تعمیر کی گئیں۔

جلسہ سے دو روز قبل ناظم صاحب ضیافت نے لجنہ کی ایک ٹیم جو مختلف حلقوں سے تھی ان کو پکوائی اور تقسیم کا طریقہ کار سمجھایا۔

17 / جون کو مقامی ریجن نے ایک بس کرائے پر لی جس نے مختلف جماعتوں میں ایک ایک چکر لگا کر سورج نکلتے ہی لوگوں کو جلسہ گاہ میں لانا شروع کیا۔ جونہی وہ جلسہ گاہ پہنچتے فضا لا الہ الا اللہ کے نعروں سے گونج اٹھتی۔

12:35 پر جلسہ کی افتتاحی تقریب ہوئی۔ جلسہ کا آغاز خاکسار کی صدارت میں قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا جس کے مختلف زبانوں میں تراجم پیش کئے گئے۔ اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کے چند اشعار پیش کئے گئے۔

اس کے بعد خاکسار نے جلسہ کی تاریخ، اغراض و مقاصد، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ نصائح اور خلفاء کے ارشادات بیان کئے۔ اور جلسہ کے حاضرین سے نظم و ضبط اور جلسہ کے تمام پروگرامز میں بھرپور شمولیت کی درخواست کی۔ اس کے ساتھ ہی تحمل اور رواداری کے بارہ میں اسلامی تعلیم بیان کی۔ ایک معلم صاحب نے اسلامی نظریہ جہاد پیش کیا۔

مکرم امیر صاحب بینن اور ان کے وفد کی آمد پر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کی گئیں اس کے بعد پروگرام کو جاری رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ کا اپنے خدا سے عشق کے موضوع پر خطاب ہوا۔ خطاب کے بعد کا وقت ایم ٹی اے کے لئے مخصوص تھا۔ لوگوں نے ایم ٹی اے کے پروگرام بڑی دلچسپی سے ملاحظہ کئے۔

کھانے کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔ نماز کے معاً بعد بچوں اور بچیوں کی کلاس ہوئی۔ پھر مجلس سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا جو رات گئے تک جاری رہا۔

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔

دوسرے دن کی کارروائی کا آغاز 8:30 پر تلاوت قرآن کریم اور قصیدہ کے بعد 'مذہب کی بنیادی سیڑھی۔ نماز' کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ اس کے بعد مالی قربانی اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر دو تقاریر ہوئیں۔

تمام پروگرامز میں وقفہ وقفہ سے نعرہ ہائے تکبیر سے فضا معطر ہوتی رہی۔

اس جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریجن کے میئر، پولیس کمشنر اور دوسرے مذاہب کے کچھ اہل علم حضرات شامل ہوئے۔

جماعتی لحاظ سے 38 مقامات سے 277 افراد نے ٹوگو کے پہلے جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت پائی۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے دور رس نتائج پیدا فرمائے اور اس ملک میں اسلام احمدیت کی تیزی سے ترقی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

❁❁❁❁❁❁

یوگنڈا میں رباگنڈا (Rwbaganda) کے مقام پر نئی تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح
چبالے (Kibale) کے مقام پر نئے مشن ہاؤس اور احمدیہ سکول میں دو نئے کمروں پر مشتمل کلاس روم بلاک کا افتتاح

(رپورٹ: افضال احمد رؤف ۔ مبلغ سلسلہ یوگنڈا)

مورخہ 16 / جون 2006ء کو یوگنڈا کے مساکا زون میں Rwbaganda کے مقام پر نئی تعمیر ہونے والی مسجد کی افتتاح تقریب منعقد ہوئی۔ اس بابرکت تقریب کے مہمان خصوصی مکرم عنایت اللہ صاحب زاہد، امیر و مبلغ انچارج یوگنڈا تھے۔ اسی طرح گورنمنٹ کے بعض آفیسرز میں علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ میجر مگومالی (Magumali)، LcIII کے چیئرمین اور متعدد کونسلرز نے شرکت کی۔

یوگنڈا کے دو سب سے زیادہ سنے جانے والے ریڈیو CBS اور ریڈیو Budu کے نمائندگان اور سب سے زیادہ پڑھے جانے والے اخبار New Vision بھی موجود تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پھر بچوں نے نظم پیش کی۔ مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ ممبر پارلیمنٹ اور دیگر افسران نے اپنے اپنے خطاب میں جماعتی خدمات کو سراہا اور حضور انور ایدہ اللہ کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے مسجد کے افتتاح کا اعلان کیا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد ظہر و عصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ حاضرین کی تعداد 400 کے لگ بھگ تھی۔

❁❁❁❁❁

چبالے (Kibale) کے مقام پر نیا مشن ہاؤس اور احمدیہ سکول میں نئے بلاک کا افتتاح

مورخہ 26 / جون 2006ء کو مساکا زون ہی میں چبالے کے مقام پر مکمل ہونے والے دو پراجیکٹس کی افتتاحی تقریب ہوئی۔ جس میں ایک نئے مشن ہاؤس کی افتتاحی تقریب کے علاوہ احمدیہ سکول میں دو کلاس رومز پر مشتمل نئے بلاک کا بھی افتتاح ہوا۔

اس موقع پر بھی سرکاری افسران سمیت ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے شامل ہوئے۔

اس تقریب کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ اس موقع پر بھی سرکاری افسران نے علاقہ میں جماعتی خدمات کو سراہا۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے دونوں پراجیکٹس کے بابرکت ہونے کی دعا کروائی اور باقاعدہ افتتاح فرمایا۔

چبالے (Kibale) سکول کے 600 طلباء کے علاوہ 400 کے قریب مہمان شامل ہوئے۔

اس موقع پر بھی اخبارات اور ریڈیو نے خوب تعاون کیا۔ ریڈیو CBS اور ریڈیو Budu نے اسی روز رات کو اور اگلے روز بھی تین مرتبہ خبروں میں بڑی تفصیل کے ساتھ مسجد اور مشن ہاؤس اور سکول میں نئے بلاک کی افتتاحی تقریب کی خبر نشر کی۔ اور اخبار نیو ویژن نے بھی مورخہ 5 / جولائی کو تفصیلی خبر مع تصاویر شائع کی۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ان تقاریب کو جماعت کے لئے بابرکت بنائے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ ہو۔

❁❁❁❁❁

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

(تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2005ء)

ہندوستان میں دعوت الی اللہ کے شیریں ثمرات

تعلیم وتربیت، اشاعتِ تبلیغ اور خدمت خلق کے آئینہ میں

(منیر احمد خادم صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ بدر۔ قادیان)

خداوند قدوس نے اس عظیم کائنات میں اپنی شناخت وتعارف کیلئے اشرف المخلوقات کی تخلیق فرما کر سلسلہ انبیاء کوشروع فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سرورکائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تک انبیاء کی بعثت کی غرض یہ قرار دی کہ ذات خداوندی کا کامل عرفان اس کی مخلوق کو حاصل ہو سکے چنانچہ شروع سے ہی انبیاء علیہم السلام اوران کے سچے پیروکار باقی انسانوں کو ذات باری تعالیٰ کے عرفان کی دعوت دیتے چلے آرہے ہیں۔

اگرغور سے دیکھا جائے تو دراصل انسانی زندگی کا مقصد بھی یہی ہے کہ وہ اپنے ساتھی انسانوں کو ہستی باری تعالیٰ کا تعارف کرواکر معرفتِ الٰہی کے سمندر سے حسب استعداد فیضیاب کرواسکے اس حقیقت کو قرآن مجید نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَقَالَ اِنَّنِی مِنَ الْمُسْلِمِینَ وَلَا تَسْتَوِیْ الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ اِدْفَعْ بِالَّتِی ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ وَمَا یُلَقّٰھَا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوا وَمَا یُلَقّٰھَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ﴾ (حم سجدہ: 34-36)

ترجمہ: اوراس شخص سے زیادہ اچھی بات کرنے والا اورکون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ نہ اچھائی برائی کے برابر ہوسکتی ہے اور نہ برائی اچھائی کے برابر ایسی چیز سے دفاع کر کہ جو بہترین ہو تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک ایک جاں نثار دوست بن جائے گا۔hور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر اسے جو بڑے نصیب والا ہے۔

جیسا کہ آپ نے مذکورہ آیات قرآنی کا ترجمہ سنا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف بلانے کو سب سے زیادہ اچھی بات قرار دیا ہے لیکن یہ بات تب ہی تمام باتوں سے اچھی بات قرار دی جاسکتی ہے جبکہ اعمال صالحہ کے پانی سے اس کی آبیاری ہو اور انسان اپنے آپ کو مسلم بنائے مُراد یہ ہے کہ انسان مکمل طور پر اپنے وجود کو اللہ کو سونپ دے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کیلئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کیلئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہوجائے تو پھر وہ حقیقی طور پر دعوت الی اللہ کے لائق ہے اور ایسے ہی انسان کی دعوت الی اللہ میں برکت پڑتی ہے اور بندگان خدا اس کی بیان کردہ الٰہی نصیحتوں کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

دعوت الی اللہ کا حسین گُر سمجھاتے ہوئے آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ غیر اللہ کی طرف بلاتے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ عمل بد میں خود مبتلا ہیں بلکہ وہ دوسروں کو بھی عمل بد کی طرف بلاتے ہیں لہذا ان کے عمل بد کو ہمیشہ نیک عمل کے ذریعہ دُور کرو اور چونکہ عمل بد میں مبتلا لوگوں کو جب بھی نیکی کی طرف بلایا جائے گا تو وہ غصے اور دشمنی سے مقابلہ کریں گے اس لئے دعوت الی اللہ کرنے والوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ غصے اور دشمنی کا جواب بہتر حسن عمل سے دو اور اس کے نتیجہ میں وہ شخص جو تم سے دشمنی کر رہا ہے تمہارا گرم جوش دوست بن جائے گا نیز فرمایا کہ اس قسم کا حسن عمل صبر کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے لہذا دعوت الی اللہ کرنے والوں کو اعلیٰ کامیابیوں کے حصول کیلئے کبھی صبر کے دامن کو ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے۔

سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں قرآن مجید کے ان زریں اصولوں کے مطابق ہی دعوت الی اللہ کے عظیم الشان فریضہ کو سر انجام دیا گیا۔ اس عظیم مقصد کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ وقار وصبر بن کر مخالفت کے پہاڑوں کو سر کیا آپ نے اللہ کا پیغام پہنچانے اور اس کے عظیم نام کو بلند کرنے کی خاطر اپنی پشت مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی رکھوائی ماریں کھائیں طائف کی وادی میں لہولہان ہوئے، بدبودار، تنگ اور اندھیری غاروں میں چھپے، اپنے دندان مبارک شہید کروائے، کئی کئی روز تک پیٹ پر پتھر باندھ کر بھوک کی تکلیف برداشت کی۔ صحابہ کرام نے اس کیلئے طرح طرح کی قربانیاں پیش کیں۔ سب سے پہلے تو انہوں نے دعوت الی اللہ کے اصولوں کو اپنی زندگیوں میں قائم کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم وتزکیہ کے بدولت پہلے تو اللہ کی طرف جھکنے والے بنے اور پھر اس بلند نام کو پھیلانے کے لئے انہوں نے طرح طرح کی اذیتیں برداشت کیں۔ تپتی ریوتوں پر انہیں گھسیٹا گیا، لوہے کی بھٹیوں میں انہیں جلایا گیا۔ بائیکاٹ کیا گیا بھوکے رکھا گیا جلاوطن کیا گیا یہاں تک کہ مولی گاجر کی طرح ذبح کیا گیا پھر بھی وہ احد احد کی صدائیں بلند کرتے رہے یاد کیجئے حضرت بلال کو جب ان کا آقا انہیں مکہ کی تپتی ریت پر لٹا کر گھسیٹتا تھا اور خدائے واحد کا انکار کرنے کیلئے زبردستی کرتا تھا اور وہ "اَحَدٌ اَحَدٌ" کی صدا بلند کرتے تھے۔ حضرت خباب بن ارت جن کو کوئلوں کی بھٹی پر لٹا دیا گیا۔ عامر بن فہیرہ ایک غلام تھے انہیں دعوت الی اللہ کی وجہ سے سخت تکالیف دی جاتیں چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو خرید کر اپنی بکریاں چرانے کیلئے رکھ لیا۔ زنیرہ بنومخزوم کی ایک لونڈی تھی ابو جہل نے ان کو اتنا مارا کہ ان کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔

عمار اور ان کے والد یاسر اور ان کی والدہ سُمَیَّہ کو بنومخزوم جن کی غلامی میں یہ لوگ تھے اتنی تکالیف دیتے تھے کہ ان کا حال پڑھکر بدن پر لرزہ آجاتا ہے ان کی تکالیف کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے ایک بار انہیں فرمایا صبراً یَآ اٰلَ یَاسِرْ فَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْجَنَّۃَ کہ اے یاسر کے خاندان والو صبر کا دامن نہ چھوڑنا خدا نے تمہاری انہی تکلیفوں کے بدلہ میں تمہارے لئے جنت تیار کر رکھی ہے۔ آخر یاسر تو اس عذاب سے جاں بحق ہوگئے اور بوڑھی سمیہ کی ران میں ظالم ابوجہل نے اس بے دردی سے نیزہ مارا کہ وہ اس کے جسم کو کاٹتا ہوا ان کی شرمگاہ تک جانکلا اور اس بے گناہ خاتون نے تڑپتے ہوئے جان دے دی۔ دعوت الی اللہ کے میدان میں چودہ سو سال کے بعد یہی حال سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرام کا بھی ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسی ایسی گالیاں دی جاتیں اور بُرا بھلا کہا جاتا کہ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا میرے زمانہ کے مخالفین اپنی بے باکی شوخی اور ظلم میں تمام انبیاء کے مخالفین سے آگے نکل گئے ہیں۔ آپ پر پتھر برسائے گئے قتل کے جھوٹے مقدمے عائد کئے گئے اور اس میں تمام مذاہب کے مخالفین نے یکجا ہوکر کوششیں کیں اور آپ پر ایمان لانے والے صحابہ کرام کو بھی ایسی ایسی تکالیف پہنچائی جاتین کہ الامان والحفیظ۔ حضرت مولانا بُرہان الدین صاحب جہلمی جو آپ پر ایمان لائے تو ان مخالفین نے ان کے منہ میں غلاظت ٹھونسی اور آپ اس غلاظت کو خدا کی نعمت سمجھتے ہوئے فرماتے کہ "ایہہ نعمتاں کتھوں" یعنی یہ نعمتیں کہاں مل سکتی ہیں۔ حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید آپ پر ایمان لائے اور دعوت الی اللہ کرنے کی وجہ سے نہایت بے دردی سے پتھر مار مار کر شہید کر دیئے گئے اور آپ کے شاگرد حضرت عبد الرحمان صاحب کو گلا گھونٹ کر شہید کر دیا گیا اور یہ قربانیوں کا سلسلہ عرصہ سو سال سے جاری ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے سو سال قبل نہایت مخالفانہ حالات میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے دعوت الی اللہ کا بیڑا اٹھایا ایک مرتبہ آپ نے فرمایا:-

"ان دنوں میں وہ (میری جماعت کے لوگ) چاروں طرف سے سُن رہے ہیں کہ ہر ایک طرف سے مجھ پر حملے ہوتے ہیں اور نہایت اصرار سے مجھ کو کافر اور دجال اور کذاب کہا جاتا ہے اور قتل کیلئے فتوے لکھے جاتے ہیں پس ان کو چاہئے کہ صبر کریں اور گالیوں کا گالیوں کے ساتھ ہرگز جواب نہ دیں اور اپنا نمونہ اچھا دکھاویں کیونکہ اگر وہ بھی ایسی ہی درندگی ظاہر کریں جیسا کہ ان کے مقابل پر کی جاتی ہے تو پھر ان میں اور دوسروں میں کیا فرق اس لئے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ ہرگز اپنا اجر پا نہیں سکتے جب تک صبر اور تقویٰ اور عفو اور درگزر کی خصلت سب سے زیادہ ان میں نہ پائی جائے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 179)

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"ہمارے اختیار میں ہوتو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں بچالیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 219 جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک داعی الی اللہ کی درج ذیل خصوصیات بیان فرمائیں۔ آپؑ نے فرمایا:

"اس کام کے واسطے وہ آدمی موزوں ہوں گے جو مَنْ یَّتَّقِ وَ یَصْبِرْ کے مصداق ہوں ان میں تقویٰ کی خوبی ہو اور صبر بھی ہو پاکدامن ہوں فسق و فجور سے بچنے والے ہوں معاصی سے دُور رہنے والے ہوں لیکن ساتھ ہی مشکلات اور صبر کرنے والے ہوں لوگوں کی دشنام دہی پر جوش میں نہ آئیں ہر طرح کی تکلیف اور دُکھ کو برداشت کر کے صبر کریں کوئی مارے بھی تو مقابلہ نہ کریں جس سے فتنہ وفساد ہو جائے دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اسے جوش دلانے والے کلمات بولے جس سے فریق مخالف صبر سے باہر ہوکر اس کے ساتھ آمادہ بجنگ ہو جائے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 318 جدید ایڈیشن)

تقسیم ملک سے پہلے بھی اور تقسیم ملک کے بعد بھی جان نثار داعیان الی اللہ شہادتوں کے جام پیتے چلے جارہے ہیں۔ اپنے عزیز مال ومتاع اور رشتہ داروں کو اپنی آنکھوں کے سامنے ظلم کے گھاٹ اترتے دیکھتے ہیں اور صابر وشاکر بن کر خدا کے حضور میں سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ اسی رمضان میں مونگ رسول منڈی بہاء الدین پاکستان میں رمضان کے مہینہ میں جو درد ناک واقعہ پیش آیا جس میں بے گناہ اور معصوم نمازیوں کو بحالتِ نماز شہید کر دیا گیا ان میں سے کئی شدید زخمی ہوئے۔ دعوت الی اللہ کے میدان میں دشمنوں کا ظلم و ستم اور احمدیوں کے صبر وحوصلے کا سلسلہ عرصہ سو سال سے جاری ہے اور اب تو فرعون زمانہ جنرل ضیاء الحق کے ایک ظالمانہ آرڈیننس کے ذریعہ احمدیوں کو پاکستان میں دعوت الی اللہ سے روک دیا گیا۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ اگر دنیا کے ایک ملک کے بد بخت سربراہوں نے احمدیوں کو دعوت الی اللہ سے روک دیا ہے تو اس کے مقابلہ پر دنیا بھر میں ایشیا امریکہ یورپ افریقہ کے ایسے سینکڑوں ممالک ہیں جہاں پر جماعت احمدیہ بھرپور طریقے پر دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔

ہندوستان میں دعوت الی اللہ کا عظیم روحانی کام تقسیم ملک سے قبل بھی نہایت شان کے ساتھ جاری تھا اور اب تقسیم ملک کے بعد بھی یہ کام بلا روک ٹوک

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جاری ہے۔تقسیم ملک سے قبل سینکڑوں دیہات اس نور سے منور ہوئے لیکن تقسیم ملک کے دلگداز واقعہ کے بعد وقتی طور پر ہندوستان میں دعوت الی اللہ میں ایک حد تک کمی آگئی تھی۔باوجود اس کے قادیان سے فوری طور پر جامعہ احمدیہ کے اجراء کے ساتھ دعوت وتبلیغ کا ادارہ بھی جاری ہو چکا تھا اور ساتھ ہی نشر واشاعت کی برانچ بھی کھل گئی تھی جس کے نتیجہ میں ہندوستان کے دیہاتوں اور شہروں میں تبلیغ اسلام کا کام شروع ہو گیا تھا اسلامی لٹریچر کی طباعت کے ساتھ ساتھ اردو، ہندی ، پنجابی اور انگریزی زبان میں قرآن مجید کے تراجم کا کام شروع ہوا۔ یہاں تک کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1973ء میں صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کی تحریک شروع فرمائی جس مبارک منصوبہ کے ذریعہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدیوں سے دعوت الی اللہ کیلئے اڑھائی کروڑ روپے کا مطالبہ کیا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دنیا بھر کے مخلصین نے اڑھائی کروڑ سے کہیں زائد رقم اس مبارک منصوبے میں خرچ کرنے کے وعدے کر دیئے اور دنیا بھر کے 54 ممالک نے کروڑوں روپے اس مبارک منصوبے میں خرچ کئے۔ یہ منصوبہ جس کا آغاز حضرت اقدس مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے زمانہ مبارک میں ہوا لیکن اس پر عملی جامہ سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ مبارک میں ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی صد سالہ جوبلی 1989 کے موقع پر اس رقم کے ذریعہ جماعتی ترقیات کے عظیم کاموں کا اعلان فرمایا۔

آپ نے اس رقم سے دنیا بھر میں اشاعت اسلام کا ایک وسیع جال پھیلایا جوبلی سال میں متعدد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہوئے۔ قرآن مجید کی منتخبہ آیات ،منتخبہ احادیث اور منتخبہ اقتباسات حضرت مسیح موعودؑ کا دنیا کی سو زبانوں میں ترجمہ ہوا۔ پریس خریدے گئے۔مبلغین ومعلمین کرام کا جال پھیلایا گیا ۔دنیا بھر میں دکھی انسانوں کیلئے خدمت کے کام سرانجام دیئے گئے ۔ہمیں یاد ہے کہ جماعت احمدیہ کے اس جوبلی منصوبہ کے پروگراموں کو منانے کیلئے اور اس خوشی کے اظہار میں دنیا بھر کے لوگ بلا لحاظ مذہب وملت شامل تھے۔ ہندوستان میں بھی حکومتی اور غیر حکومتی اداروں اور ذمہ دار اصحاب اور میڈیا نے نہ صرف اس میں بھر پور تعاون دیا بلکہ وہ خود ان پروگراموں میں شامل ہوئے ۔ہمیں یاد ہے قادیان کے مرکزی جوبلی کے اجلاس میں وزیر خارجہ ہند جناب رگھو لال نندن جی بھاٹیہ بھی شامل ہوئے تھے ۔ چنئی (مدراس) میں ہونے والی پیشوایان مذاہب کانفرنس میں سابق صدر جمہوریہ مسٹر کے آر نارائن شامل ہوئے تھے چند ماہ قبل ان کی وفات ہوئی ہے ۔دنیا کے بعض ممالک ایسے تھے کہ خوشی کے اس موقعہ پر انہوں نے یادگاری ٹکٹیں جاری کی تھیں لیکن ایک بدقسمت ملک پاکستان ایسا بھی تھا جس نے احمدیوں پر خوشی کی تقاریب منعقد کرنے کی روک لگا دی تھی کہ احمدی اشارۃً وکنایۃً بھی خوشی کا اظہار نہیں کریں گے ۔ اچھے کپڑے نہیں پہنیں گے ان کے بچے مٹھائیاں نہیں کھائیں گے، چراغاں نہیں کریں گے ۔آج کی ہماری نسل شاید یہ باتیں سن کر حیران ہو گی لیکن تاریخ کی یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔

اس موقع پر خاکسار ضمناً عرض کرنا چاہتا ہے کہ ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی 2008ء میں خلافت جوبلی کے پروگرام کا اعلان فرمایا ہے اور اس کے لئے دنیا بھر کے احمدیوں کو مالی قربانی کے ساتھ ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرز پر ہی ایک روحانی پروگرام کا بھی اعلان فرمایا ہے ۔ یہ پروگرام اخبارات پر اور ایم ٹی اے پر بار بار آرہا ہے احباب جماعت کو روزانہ ان دعاؤں کے پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے اور حاسدین کی شرارتوں سے بچنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم الشان روحانی خلد کے حصول کے لئے دعا کرتے رہنا چاہئے۔ اللھم ایدالاسلام والمسلمین والامام والمبلغین والاحمدیۃ والاحمدیین اللھم ایدامامنا بروح القدس ومتعنا بطول حیاتہ وبارک لنا فی عمرہ وامرہ

دعوت الی اللہ کے میدان میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دَور میں ہندوستان میں ایک ایسا انقلابی دَور آیا جس نے اہل ہند کی کایہ پلٹ دی۔1984ء میں ایک طرف حضور اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ نے عالمگیر طور پر دعوت الی اللہ کی مہم میں تیزی لانے کے لئے جماعت کے اندر اپنے خطبات کے ذریعہ دعوت الی اللہ کی ایک لَو جگادی تھی اور پھر دنیا بھر کی تمام جماعتوں کیلئے دعوت الی اللہ کے ٹارگٹ مقرر فرمائے چنانچہ دنیا بھر میں 1994 سے 2000 تک کروڑوں پیاسی روحوں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا جن کی بیعتیں ہر سال عالمگیر طور پر مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سے لیں ۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’اے بھارت کی جماعتو! میں تمہیں بار بار بڑے عجز اور انکسار کے ساتھ اس اہم فریضے کی طرف متوجہ کرتا ہوں ۔ اٹھو اور شیروں کی طرح دندناتے ہوئے غازیوں کی طرح فتح کے ترانے گاتے ہوئے تمام بھارت میں پھیل جاؤ کیونکہ آج بھارت کی نجات تمہارے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے اور اگر آپ آج بھارت کو اسلام کے پُر امن عالمگیر لواء کے نیچے اکٹھا کر دیں گے تو مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تمام دنیا کی قوموں کا امن آپ سے وابستہ ہو جائے گا ‘‘۔(بدر 25جنوری 2001)

جہاں تک ہندوستان کا حال ہے یہاں تقسیم ملک کے بعد بعض صوبے اس حال میں رہ گئے تھے کہ جہاں اسلام نام کی کوئی چیز نہیں رہ گئی تھی اور سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی ان لوگوں پر من وعن پوری ہو رہی تھی کہ:

اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور قرآن مجید کے صرف ظاہری الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ مساجد تو بظاہر آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی اور ’’ ان کے علماء‘‘ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔

ہندوستان کے کئی وسیع وعریض صوبے بس ایسی ہی ابتری کی حالت پیش کر رہے تھے یہاں تک کہ بعض اسلام کو چھوڑ کر دوسرے مذاہب میں شامل ہو گئے تھے ۔سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک دعوت الی اللہ نے باذن الٰہی پیاسی روحوں کو آب حیات پلانے کا انتظام فرمایا اور ہندوستان کے مبلغین ومعلمین کرام اور دیگر احباب جماعت نے تحریک دعوت الی اللہ میں شامل ہو کر نہایت گرمجوشی سے بنجر زمینوں کو ہموار کیا اور ان میں امام مہدی ومسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دکھائی گئی اسلام کی روشن تعلیم کے بیج پھینکے گئے ان زمینوں کو سیراب کیا گیا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر سال ہزاروں سعید رُوحیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پُر امن اور عافیت بخش حصار میں داخل ہونے لگیں انہیں از سرِ نو کلمہ سکھایا گیا انہیں پانچ ارکان، اسلام اور ارکانِ ایمان بتائے گئے اور وہ بصد ذوق وشوق اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونے لگے۔

1994ء سے لیکر اب تک لکھوکھہا سعید روحیں اس زندگی بخش پیغام کی طرف آچکی ہیں لیکن اسی دَوران شیطان نے بھی اتنی ہی زور سے اپنے ہتھکنڈے استعمال کئے اس نے پوری کوشش کی کہ وہ ہری بھری کونپلیں جو سالہا سال کی سوکھی زمینوں میں پھوٹی ہیں کسی طرح ان کو اپنے شیطانی قدموں سے مسل کر رکھ دے چنانچہ نومبائعین کو دھمکیاں دی گئیں، ذات برادری سے نکال دیا گیا ، بائیکاٹ کیا گیا جھوٹے مقدمے بنائے گئے ،بعض جگہوں پر انہوں نے حکام وقت کو بھی اپنے ساتھ ملالیا۔زندوں کو گھروں سے اور مُردوں کو قبرستانوں سے بے دخل کر دیا گیا۔اس پر وہ حیران ہوئے کہ سچے ماموراللہ کی تعلیم پر عمل کرنے کی یہ کیسی سزا ہے ان میں سے بعض تو ﴿قَلِیْلًا مَّا یُؤْمِنُوْنَ﴾ کے تحت مضبوط رہے اور ان کے پائے استقلال میں کسی طرح کی لغزش نہیں آئی لیکن اکثر ایسے تھے جو شیطان کی زہریلی ہواؤں کے جھونکوں کو برداشت نہ کر سکے اور وقتی طور پر مرجھا گئے ۔ ہندوستان میں دعوت الی اللہ کرنے والے جانتے ہیں کہ انہوں نے آج اپنی آنکھوں سے وہ نظارے دیکھے جو کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں ملتے تھے ۔ باوجود اسکے کہ وسیع وعریض ہندوستان میں ابھی بھی ماشاء اللہ نومبائعین کی ہزاروں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں جو بفضلہ تعالیٰ مرکز احمدیت قادیان سے اپنا رابطہ بنائے ہوئے ہیں ۔ ہزاروں نومبائعین اب اپنی زندگیاں وقف کر کے جامعۃ المبشرین اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر کے اپنے اپنے علاقوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کیلئے پھیل چکے ہیں اور اب حال یہ ہے کہ ان کی بہت سی جماعتوں میں شیطانی ٹولے جو پہلے ان کو بہکانے کیلئے آیا کرتے تھے خود بخود ہی کنارہ کر گئے ہیں اور بعض جگہوں پر لوگ شیطانی ٹولوں کا اب بھی ڈٹ کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے ذات برادروں کی دھمکیوں کو برداشت کر لیا انہوں نے رشتہ داروں کو سمجھا لیا ہے کہ آپ لوگ اگر ہم سے تعلقات توڑنا چاہتے ہیں تو بے شک توڑ لیں لیکن ہم نے جس سچائی کو قبول کر لیا ہے اسے ہم ہرگز چھوڑ نہیں سکتے۔

تعلیم وتربیت کے لحاظ سے اس وقت جامعہ احمدیہ قادیان کے علاوہ قادیان میں جامعۃ المبشرین قائم ہے اور ہر سال میٹرک پاس نومبائعین نوجوانوں کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس مرکز احمدیت قادیان میں موسم گرما کی تعطیلات میں لگائی جاتی ہے گزشتہ پانچ سالوں میں اب تک سینکڑوں نوجوان اس کلاس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔اس وقت بھارت میں ڈیڑھ ہزار سے زائد معلمین اور 137 مبلغین دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں جبکہ آج ہر احمدی بھی داعی الی اللہ بن چکا ہے الحمد للہ۔

نومبائعین کی تعلیم وتربیت کیلئے مرکز سے ہندی ماہنامہ ’’راہ ایمان‘‘ کا اجراء کیا گیا ہے جس سے بھارت بھر کے نومبائعین دینی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔علاوہ ازیں بنگالی، تامل، کنڑ، ملیالی زبانوں کے رسالے بھی اپنے اپنے علاقوں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں اکثر جماعتوں میں قادیان سے اُردو میں ہفت روزہ بدر ماہنامہ مشکوٰۃ اور سہ ماہی رسالہ انصار اللہ باقاعدگی سے جاری ہے جبکہ لنڈن سے شائع ہونے والا ریویو آف ریلیجنز بھی کافی تعداد میں انگریزی دان حضرات میں تعلیمی وتبلیغی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

نومبائعین کی یہ بھی خوش قسمتی رہی ہے کہ ان کے جماعت میں شامل ہونے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کا تحفہ بھی عطا فرمایا جسے ڈش انٹینا کے ذریعہ گاؤں گاؤں میں پہنچا دیا گیا ہے۔ جس کی کرنوں سے آج گاؤں اور دیہات یکساں منور ہو رہے ہیں ۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ نومبائعین اور پُرانے احمدیوں اور واقفین نو کا اپنے امام کے ساتھ براہ راست رابطہ ہو گیا اور ہر جمعہ وہ LIVE خطبہ جمعہ سے فیضیاب ہونے لگے ہیں ۔آج ہندوستان کے سینکڑوں دیہات ایسے بھی ہیں جن میں نومبائعین میں ایم ٹی اے کے دیوانے موجود ہیں ۔ بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے ایم ٹی اے کی بدولت قرآن مجید سیکھا، نمازیں سیکھیں، کئی ایسے ہیں جنہوں نے ہومیوپیتھک سے واقفیت حاصل کر لی ہے اور وہ آگے مخلوق خدا کو اس سے فیض پہنچا رہے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

بھارت میں گزشتہ چند سالوں میں دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں ایک فیض یہ بھی حاصل ہوا کہ بکثرت صوبوں میں جلسہ ہائے پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد کیا جانے لگا چنانچہ پنجاب ہریانہ ہماچل دہلی مہاراشٹر، بہار، جھارکھنڈ، اڑیسہ وغیرہ میں نہایت وسیع پیمانہ پر جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب کا انعقاد عمل میں آرہا ہے ۔جسکے نتیجہ میں نومبائعین اسلام کے سنہری اصولوں اور زریں تعلیمات سے آگاہ ہو رہے ہیں بلکہ اس کے نتیجہ میں غیروں کو بھی اسلام کی رواداری اور حُسن خُلق کا علم ہو رہا ہے اس طرح ان کانفرنسوں کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو جہاد کے متعلق اسلام کا صحیح نظریہ بھی پیش کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔

گزشتہ چند سالوں سے جلسہ سالانہ کے سٹیج بفضلہ تعالیٰ پیشوایان مذاہب کی ایک حسین جھلک پیش کرتے ہیں جس کے ایک اجلاس میں مختلف مذاہب کے لیڈران نہایت احسن رنگ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

جلسہ سالانہ قادیان کے ذریعہ قائم ہونے والی قومی یکجہتی اور رواداری کا ذکر کرتے ہوئے جناب

وجے کمار چوپڑہ مدیر ہند سماچار جالندھر اپنے اداریہ 26 دسمبر 2002 میں رقمطراز ہیں:-

’’احمدیہ فرقے نے قادیان میں وہاں 26 سے 28 دسمبر تک منائے جانے والے اپنے سہ روزہ ایک سو گیارہویں سالانہ جلسے کے بارے میں 8 صفحات کا ایک کتابچہ بھیجا ہے۔ اس تقریب میں ہر برس ملک اور غیر ممالک سے سبھی دھرموں کے لوگ بڑی تعداد میں حصہ لینے آتے ہیں اور ساتھ بیٹھ کر عظیم شخصیتوں کے اقوال زریں سنتے ہیں۔ بھارت اس وقت جن حالات سے گزر رہا ہے ان میں اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے دھارمک سدبھاؤ اور بھائی چارے بڑھانے والے حب الوطنی کے جذبے کو مضبوط کرنے والے سماگم ہوں احمدیہ فرقے کی طرف سے مختلف مقامات پر مفت میڈیکل کیمپ بھی لگائے جاتے ہیں جن میں کسی مذہبی و تفریق کے بغیر علاج کیا جاتا ہے خدمت کے دوسرے کاموں اور سبھی دھرموں کے جلسوں میں جوش و خروش سے حصہ لے کر سماجی یکسانیت کو آگے بڑھانے میں بھی یہ فرقہ حصہ ڈالتا ہے۔ احمدیہ فرقے نے حب الوطنی، آپسی بھائی چارہ اور دھارمک سدبھاؤ بڑھانے کے لئے عوامی خدمت کا جو بیڑا اٹھایا ہے اس کیلئے انہیں ہمارا سادھوواد ہے۔‘‘

بھارت میں 1998 کا وہ پہلا جلسہ سالانہ تھا جو تقسیم ملک کے بعد ہندوستانی احمدیوں کی حاضری کے اعتبار سے سب سے بڑا جلسہ سالانہ تھا۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ کے بعد پہلے خطبہ جمعہ میں جو فرمایا تھا اس کا خلاصہ اس طرح ہے:-

’’میں ہندوستان والوں کو خصوصیت سے یہ پیغام دیتا ہوں کہ خدا کی ان نعمتوں کا شکریہ ادا کریں اور دعوت الی اللہ کے میدان میں آگے بڑھتے چلے جائیں اور جتنے بھی نئے آنے والے ہیں ان کو مالی قربانی میں ضرور شامل کریں۔ فرمایا: تقسیم ملک کے بعد پہلا ریکارڈ ہے کہ اس قدر بھاری تعداد میں نومبائعین قادیان کے جلسہ سالانہ پر تشریف لائے اور تقسیم ملک کے بعد ہندوستانی احمدیوں کی حاضری کے اعتبار سے یہ سب سے بڑا جلسہ سالانہ تھا۔ حضور نے فرمایا: یہ ایک منزل ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔‘‘

الحمد للہ کہ بھارت کے احمدی مالی قربانیوں کے میدان میں بھی دنیا کے تمام احمدیوں کے شانہ بشانہ ہیں:

1995-1996 میں کل چندہ 75 کروڑ سے کم تھا۔ 1995 سے پہلے نومبائعین کے اعتبار سے چندے میں نام نہیں تھا۔ الحمد للہ کہ اس وقت بھارت بھر میں صرف نومبائعین بارہ لاکھ روپے سے زائد چندہ دے رہے ہیں اور مختلف طرح کی قربانیوں میں شامل ہیں۔ اور چندے کا بجٹ 3 کروڑ روپے سے زائد کا آچکا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ تقریباً نوے پچانوے فیصد نومبائعین نہایت غریب ہیں اور ایسے لوگوں میں سے ہیں جن کو بظاہر دنیادار حقیر نظروں سے دیکھتے ہیں ایسے ہی دنیادار اپنے اپنے وقت کے مامورین سے کہتے رہے ہیں کہ: ’’تم پر ایمان لانے والے بادی النظر میں نہایت حقیر لوگ ہیں‘‘۔ لیکن مامور من اللہ اور ان کی جماعتوں کا جواب یہی ہوتا ہے کہ تمہارے حقیر سمجھنے سے ہم ان انمول ہیروں کو حقیر نہیں جانتے ہم تو ان کو خدا سے ملنے والا ایک ایسا عطیہ سمجھتے ہیں جو آئندہ آنے والے زمانہ میں عظیم الشان قربانیاں دینے والے ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ بھارت بھر میں نومبائعین بفضلہ تعالیٰ ذیلی تنظیموں کا بھی ایک فعال حصہ بنتے چلے جا رہے ہیں۔ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تعلق میں خصوصی توجہ فرما کر ذیلی تنظیموں میں خصوصی شعبہ تربیت برائے نومبائعین اور معاون صدر برائے نومبائعین کا آغاز فرمایا ہے اس کے نتیجہ میں اب تک تمام ہندوستان میں ذیلی تنظیموں کی سینکڑوں مجالس قائم ہو چکی ہیں اور ہر سال یہ نومبائعین مرکز کے جلسہ سالانہ کے علاوہ اپنی اپنی مجلس کے سالانہ اجتماع میں بھی شمولیت فرماتے ہیں اور آج کا یہ جلسہ وہ مبارک جلسہ ہے جس کے لئے نومبائعین ایک عرصہ سے آنکھیں بچھائے بیٹھے تھے اور نہایت بے تابی سے اپنے روحانی امام کے منتظر تھے الحمد للہ کہ آج وہ اس مبارک جلسہ میں شمولیت فرما کر اس عظیم وجود کی برکتوں سے فیض حاصل کر رہے ہیں جس نے ان کو روحانی زندگی بخشی ہے اور جس کے ذریعہ آج انہوں نے اپنی زندگی کے اصل مقصد کو حاصل کیا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

جہاں تک خدمت خلق کا تعلق ہے جماعت احمدیہ حضرت امیر المؤمنین کے ارشاد کی روشنی میں دعوت الی اللہ کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کے حسین کام میں بھی تن من دھن سے مصروف ہے۔ چنانچہ بھارت میں گجرات کے زلزلہ کے وقت جماعت کی 57 رکنی ٹیم نے 56 دیہاتوں کے 20 ہزار افراد تک 35 لاکھ روپے کی ریلیف تقسیم کی۔ 14 ہزار افراد نے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کھانا تناول کیا اور 29 ہزار مریضوں کا علاج کیا گیا۔

اسی طرح سونامی کے زلزلہ اور سمندری طوفان کے وقت تامل ناڈو، آندھرا پردیش، انڈیمان، میں 15 لاکھ روپے سے زائد امدادی رقم خرچ کی گئی۔ بہار کے سیلاب میں 9 لاکھ 93 ہزار روپے، کشمیر میں غیر معمولی برف باری سے بچاؤ کے لئے 4 لاکھ روپے، بنگال کے سیلاب زدگان کے لئے 5 لاکھ روپے اور کشمیر کے حالیہ زلزلہ میں فوری طور پر 2 ٹرک گرم کپڑے، برتن اور ضروری سامان بھجوایا گیا۔

وہ وقت آگیا ہے جس کی شہادت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ان مبارک الفاظ میں دی تھی:-

’’خدا ایک ہوا چلائے گا جس طرح موسم بہار کی ہوا چلتی ہے اور ایک روحانیت آسمان سے نازل ہوگی اور مختلف بلاد اور ممالک میں بہت جلد پھیل جائے گی جس طرح بجلی مشرق و مغرب میں اپنی چمک ظاہر کرتی ہے ایسا ہی روحانیت کے ظہور کے وقت ہوگا تب جو نہیں دیکھتے تھے وہ دیکھیں گے اور وہ جو نہیں سمجھتے تھے سمجھیں گے اور امن و سلامتی کے ساتھ راستی پھیل جائے گی۔‘‘

(کتاب البریہ صفحہ 270)

آج مخالفین احمدیت اس بات کو محسوس کر چکے ہیں کہ باوجود ہر طرح کے مکروں فریبوں حیلوں اور کوششوں کے وہ کسی طرح بھی جماعت کو نا کام کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ چنانچہ اخبار منصف حیدرآباد کی 3 اگست 2001ء کی اشاعت میں مولانا سید ومیض احمد ندوی نے جماعت کی عالمگیر کامیابیوں کی ایک رپورٹ پیش کرنے کے بعد لکھا:-

’’مذکورہ رپورٹ سے قادیانیت کے سیلاب کی شدت کا اندازہ کچھ زیادہ مشکل نہیں خود ہمارے ملک ہندوستان میں قادیانیت کا زور جہاں بڑھتا جا رہا ہے وہ دینی حلقوں کے لئے بڑی فکرمندی کی بات ہے پچھلے زمانہ میں خال خال سننے میں آتا تھا کہ فلاں شخص قادیانی ہوگیا ہے لیکن آج صورت حال بالکل بدل گئی ہے۔‘‘

یہی اخبار آندھرا کے دیہاتوں میں جماعت کی تیزی سے ترقی کا ذکر کرتے ہوئے آگے لکھتا ہے:-

’’ارتداد کے اس امڈتے ہوئے سیلاب میں ہمیں کس قدر متحرک اور چوکنا رہنا چاہئے اس کو ہر شخص محسوس کر سکتا ہے قادیانیت کے ارتداد کا مقابلہ کرنے کے لئے امت کے تمام عقیدوں اور اپنی تحریکوں کی جانب سے متحد اور منصوبہ بند کوششوں کی ضرورت ہے۔‘‘ (اخبار بدر 23 اگست 2001ء)

اخبار نئی دنیا دہلی نے لکھا:-

’’یہ بات بہت ہی افسوس کے ساتھ لکھنی پڑتی ہے کہ ہمارے بڑے بڑے علماء عظام کی کوششوں کے باوجود قادیانی دھرم بھارت میں روز بروز پھیلتا جا رہا ہے .... جو ایک سروے رپورٹ کے مطابق اب تک پورے بھارت میں پانچ کروڑ سادہ لوح مسلمان قادیانیت کے جال میں پھنس چکے ہیں‘‘۔ (بحوالہ بدر 1/8 نومبر 2001)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس وقت تحریک دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں بھارت کے طول و عرض میں اب تک لاکھوں افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ سینکڑوں نئی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں جہاں احمدی روایات کے مطابق جماعت کا نظام حرکت کر رہا ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن سے ہمارے رابطے مخالفت کی وجہ سے یا ہمارے بار بار ان کے پاس نہ پہنچ سکنے کی وجہ سے قائم نہیں رہ سکے۔ ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں پھر دعوت الی اللہ کی مہم کو تازہ کرنے اور ٹوٹے ہوئے رابطوں کو بحال کرنے کی طرف مسلسل توجہ دلا چکے ہیں چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جون 2004 میں فرمایا:-

’’دنیا کو تباہی سے بچائیں کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے بغیر کوئی قوم بھی محفوظ نہیں اس لئے اب ان کو بچانے کیلئے داعیان الی اللہ کی مخصوص تعداد یا مخصوص ٹارگٹ حاصل کرنے کا وقت نہیں یا اس پر گزارا نہیں ہو سکتا بلکہ اب تو جماعتوں کو ایسا پلان کرنا چاہئے جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ہر شخص ہر احمدی اس پیغام کو پہنچانے میں مصروف ہو جائے اور آپ لوگ جہاں اس کام سے دنیا کو فائدہ پہنچا رہے ہوں گے ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر کر رہے ہوں گے وہاں آپ کو بھی فائدہ ہوگا اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچا رہے ہوں گے اور ثواب بھی حاصل کر رہے ہوں گے .... اللہ کرے ہم میں سے ہر ایک سچی تڑپ کے ساتھ نوع انسان کی سچی ہمدردی اور امت محمدیہ کے ساتھ سچی محبت کے جذبے کے تحت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پیغام یعنی: ’’اے تمام لوگو! جو زمین پر رہتے ہو اور تمام وہ انسانی روحو جو مشرق و مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت دیتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال و تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے‘‘ دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے والے ہوں‘‘۔ پھر حضور پرنور نے فرمایا:- ’’دعوت الی اللہ کا کام ایک مستقل مزاجی سے نہ ٹلنے رہنے والا کام ہے اور یہ نہیں کہ ایک رابطہ کیا یا سال کے آخر میں دو مہینے اپنا ٹارگٹ پورا کرنے کیلئے وقف کر دئے بلکہ سارا سال اس کام پر لگے رہنا چاہئے اور اس طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے‘‘

اسی طرح فرمایا:-

’’ہر داعی الی اللہ کو ہر تبلیغ کرنے والے کو ہر واقف زندگی کو ہر عہدیدار کو اور چونکہ دنیا کی نظر ایک جماعت کی حیثیت سے جماعت کے ہر فرد پر ہے اس لئے ہر احمدی کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بوڑھا ایک نمونہ بننے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ دعوت الی اللہ کے میدان میں بھی ہماری مدد فرمائے اور ہماری زندگیوں میں بھی اس کے فضل کے آثار ظاہر ہوں‘‘۔

(بدر 20 جولائی 2001ء)

’’اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں، عہد بیعت کو نبھانے والے بنیں، اسلام کی خوبصورت تعلیم کو اپنے اوپر بھی لاگو کریں اور دنیا کو پہنچانے والے بھی ہوں اور جلد سے جلد اسلام کا غلبہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔ آمین۔‘‘ (بدر 20 جولائی 2004ء)

خاکسار اپنے اس مضمون کو سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے درج ذیل ولولہ انگیز اشعار پر ختم کرتا ہے۔

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
پروا نہیں جو ہاتھ سے اپنے ہی اپنا آپ
حرف غلط کی طرح مٹانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

MOT
Cars: £38 Vans: £40
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

جماعت احمدیہ گیمبیا (Gambia) کے

30ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات میں جلسہ کی کورتج ۔ممتاز شخصیات کی شمولیت اور جماعت احمدیہ کی دینی، تعلیمی و طبّی میدان میں خدمات کو خراج تحسین

رپورٹ: سید سعید الحسن ۔ مبلغ گیمبیا)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ گیمبیا کا تیسواں نیشنل جلسہ سالانہ مورخہ ۱۴ تا ۱۶ اپریل ۲۰۰۶ء نصرت ہائر سنیئر سیکنڈری سکول بانجل میں بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے مکرم امیر صاحب نے ایک جلسہ کمیٹی قائم کر دی تھی جس نے جنوری سے اپنے اجلاسات شروع کر دئے اور گزشتہ جلسہ سالانہ کی رپورٹس کی روشنی میں نئے پروگرام مرتب کرنے شروع کئے۔ خاکسار بھی اس کمیٹی کا رکن تھا۔ تقاریر کے سلسلہ میں خاص طور پر سیرت النبی ﷺ پر زور دیا گیا کیونکہ آنحضرت ﷺ کے متعلق توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے بعد اس بات کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ آپ کا حسین چہرہ دنیا کو دکھایا جائے۔ چنانچہ خاکسار کے ذمہ "آنحضرت ﷺ بطور نمونہ اور امن کا شہزادہ" کے عنوان کے تحت تقریر تیار کرنے کو کہا گیا۔ باقی اہم عنوانات میں "ذکر حبیبؑ، خلافت، عائلی زندگی اور اسلام" شامل کیا گیا۔ جلسہ گاہ روایتی طور پر نصرت سینئر سکول کی وسیع و عریض عمارت اور گراؤنڈ میں تیار کیا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ نصرت سیکنڈری سکول مغربی افریقہ میں نصرت جہاں سکیم کی مبارک تحریک کے تحت پہلا سکول ہے اور یہ وہ مقدس تحریک ہے جس نے افریقہ کی قسمت بدل دی۔ اس سکول کا سنگ بنیاد 1971ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بنفس نفیس اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھا تھا اور اس وقت یہ سکول گیمبیا کا بہترین سکول شمار ہوتا ہے۔ مارچ سے خدام نے وقار عمل شروع کر دیا۔ اور دن رات محنت کر کے جلسہ گاہ کو غریب دلہن کی طرح سجایا۔ جلسہ کے سلسلہ میں تمام اہم شخصیات کو دعوت نامے ارسال کئے گئے ان میں تمام چیفس، کمشنرز، ممبران پارلیمنٹ اور نائب صدر مملکت عزت مآب محترمہ ڈاکٹر عائسہ نجاہی سیڈی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ سیرالیون، سینیگال، گنی بساؤ اور ہالینڈ کو مدعو کیا گیا۔ اس کے علاوہ تمام ملک میں پوسٹرز اور بینرز کے پبلسٹی کی گئی۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن اور اخبارات نے جلسہ سے کئی دن پیشتر انگریزی عربی اور مقامی زبانوں میں جماعت کا دعوت نامہ برائے شرکت جلسہ مشتہر کرنا شروع کر دیا۔ مورخہ 12 اپریل کو مکرم امیر صاحب گیمبیا نے جلسہ گاہ کا معائنہ کیا۔ اور انتظامات کو حتمی شکل دی۔ جلسہ کے لئے مہمان بارہ اپریل سے پہنچنے شروع ہو گئے۔ ان میں ملک کے دور دراز علاقوں اور گنی بساؤ کے وفد شامل تھے۔ ملک کے مختلف دور دراز علاقوں سے احمدی قافلے اپنی بسوں پر لوائے احمدیت لہراتے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے جلسہ میں شامل ہوتے رہے۔ اور یوں نصرت سکول کی وسیع گراؤنڈ احمدیت کے شیدائیوں سے بھر گئی۔ گنی بساؤ کا وفد روایتی جوش و جذبہ سے شامل ہوا۔ مورخہ 14 اپریل کو مسیح موعود کے غلاموں نے اپنے ربّ کریم کے حضور تہجد میں مناجات پیش کرتے ہوئے دن کا آغاز کیا۔ آج چونکہ جمعہ کا مبارک دن تھا اس لئے خاکسار نے جمعہ پڑھایا۔ خطبہ جمعہ میں خاکسار نے جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان کی۔ نماز جمعہ کے بعد محترم امیر صاحب نے نمائش کا افتتاح کیا۔ نمائش میں جماعت احمدیہ گیمبیا کی تاریخ بیان کی گئی۔ وہ تاریخی لمحات کیمرہ نے محفوظ کر لئے جب حضرت امام الزمانؑ کا وہ الہام پورا ہوا کہ، بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سر ایف ایم سنگھاٹے گورنر جنرل آف گیمبیا نے حضرت اقدس کا تبرک نہایت عقیدت سے سر آنکھوں سے لگایا اور یوں رہتی دنیا تک پہلے احمدی بادشاہ کا اعزاز پالیا ۔سچ ہے، ایں سعادت بزور بازو نیست۔ پھر وہ لمحات جب گیمبیا آزاد ہوا تو امیر و مشنری انچارج حضرت مولانا غلام احمد بدوملہویؓ نے انگریز حکمرانوں کے اور نئے حکمرانوں کے سامنے تقریر فرمائی اور نئے آزاد ہونے والے ملک کے لئے دعا کروائی۔ پھر وہ موقعہ جب نافلہ موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تشریف فرما ہوئے اور افریقہ کی ذہنی و جسمانی غلامی کے خاتمے کے لئے نصرت جہاں سکیم کا اعلان فرمایا۔ کچھ لمحات حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ کی یادوں سے معطر ہیں۔ پھر شہدائے احمدیت، احمدیت کی ترقی کا سفر، مقدس قران کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم، وغیرہ وغیرہ، غرض نمائش احمدیت کا مکمل تعارف تھا۔ خاکسار نے نمائش کے بعد کئی احمدیوں کو جذبات سے پر پایا۔ جلسہ کا آغاز لوائے احمدیت لہرانے سے ہوا جو محترم امیر صاحب نے لہرا کر کیا۔ گیمبیا کا جھنڈا محترم اکباطورے رکن قومی اسمبلی نے لہرایا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم امیر صاحب گیمبیا نے اپنے افتتاحی خطاب میں سیرت النبی ﷺ کو بطور ماڈل اپنانے پر زور دیا۔ انہوں نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ رکن اسمبلی محترم کباطورے نے اپنے افتتاحی ایڈریس میں جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے جلسہ میں شامل ہونے کا موقعہ فراہم کیا اس کے بعد انہوں نے بتایا کہ وہ بہت سے ممبران اسمبلی کی نمائندگی میں کچھ باتیں بیان کریں گے کیونکہ بعض مصروفیات کے باعث وہ اس جلسہ میں شریک نھیں ہو سکے۔ اس کے بعد انھوں نے بتایا کہ اکثریت اراکین اسمبلی جانتی ہے کہ جماعت احمدیہ نام ہے ڈسپلن کا۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہم بہت خوش ہیں کہ جماعت اس ملک میں بہترین خدمات بجا لا رہی ہے۔ اس لئے تمام اراکین اسمبلی جماعت کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ دوسری طرف جماعت کی دعائیں ہیں جن کی وجہ سے ملک میں امن و سلامتی ہے اور وہ امیر صاحب جماعت کی خدمت میں مسلسل دعائیں جاری رکھنے کی درخواست کرتے ہیں جناب کباطورے کے خطاب کے بعد نائب صدر دی گیمبیا محترمہ عائشہ نجائی سیڈی کا پیغام جناب پارلیمانی سیکرٹری برائے مذہبی امور نے پڑھ کر سنایا۔ نائب صدر مملکت نے بیرون ملک دورے پر ہونے کی وجہ سے معذرت کی کہ وہ جلسہ میں شامل نہیں ہو سکی۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ وہ جماعت کو تیسواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہیں اور جلسہ میں شمولیت کا دعوت نامہ بھیجنے پر جماعت کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔ انہوں نے مذہب کی غرض و غائیت خدمت انسانیت کو قرار دیا انہوں نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کو ان کی گیمبیا میں روحانی اور خدمت انسانیت کی وجہ سے سلام پیش کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا نام آتے ہی گیمبیا کے ہر فرد کے ذہن میں ایک ایسی اسلامی مذہبی جماعت کا تصور آتا ہے جس کا مطمح نظر ہر ایک کی روحانی اور جسمانی ضروریات کو بلا تفریق پورا کرنا ہے۔ اور جب سے جماعت اس ملک میں آئی ہے وہ یہ کام کر رہی ہے۔ روحانی اور اخلاقی میدان میں جماعت نے مساجد بنانے، ممبران جماعت کی ٹریننگ کرنے، تبلیغی جدو جہد کرنے، بچوں اور بڑوں کو قرآن اور اسلام کی تعلیم دینے، اور کتب و رسائل اخبارات وریڈیو کے ذریعے پورے ملک میں تبلیغ کے ذریعے ایک انقلاب برپا کیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ذریعہ سے ملک کی روحانی اور اخلاقی ترقی میں جماعت کا بہت بڑا کردار ہے۔ صحت کے شعبہ میں 1968ء سے جماعت ہسپتالوں کے ذریعے سارے ملک کو سستا طریق علاج مہیا کر رہی ہے۔ اور نہ صرف گیمبیا بلکہ ہمسایہ ممالک بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح تعلیم کے شعبہ میں نصرت ہائر سیکنڈری سکول بانجل، طاہر احمدیہ سیکنڈری سکول مانساکونکو، ناصر احمدیہ ہائر سیکنڈری سکول بصے کے ذریعے ہزاروں نوجوان زیور تعلیم سے آراستہ ہو کر ملک کی ترقی کا باعث بنے ہیں اور بن رہے ہیں۔ اسی طرح اب مسرور ہائر سیکنڈری سکول ایک خوبصورت اضافہ ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ کا ذکر کرتے ہوئے صدر مملکت نے ان منصوبوں کا ذکر کیا جو گیمبیا کی ترقی میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ آخر میں صدر مملکت نے ملک کی ترقی امن و سلامتی اور یکجہتی کے لئے درخواست دعا کی۔

جلسہ کی دوسری تقاریر میں ہالینڈ سیرالیون اور گنی بساؤ کے وفود کے نمائندوں نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ دعا کے ساتھ پہلا سیشن ختم ہوا۔

مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد خاکسار کی زیر صدارت دوسرا سیشن شروع ہوا۔ یہ سیشن سوال و جواب اور مختلف احمدیوں کے قبول احمدیت کی ایمان افروز داستانوں پر مشتمل تھا اس میں دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ رات گئے تک جاری رہنے کے بعد یہ درخواست کی کہ چونکہ تہجد بھی پڑھنی ہے اس لئے مجبوراً ختم کر رہے ہیں۔

دوسرے دن کا آغاز بھی حسب روایت باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ آج کے پہلے سیشن میں اہم تقاریر ہوئیں جن میں حضرت محمد ﷺ بطور ماڈل اور امن کا شہزادہ، ذکر حبیب، وغیرہ شامل تھیں۔

دوسرے سیشن میں اسلام اور عائلی زندگی، خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔

تیسرا سیشن مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد ہوا۔ چونکہ لوگ دور دراز علاقوں سے آئے ہوتے ہیں اور بعض کو خراب سڑکوں کی وجہ سے پورا دن سفر کرنا پڑتا ہے اس لئے دوسرے دن رات کا سیشن آخری سیشن ہوتا ہے۔ چنانچہ اس میں اختتامی دعا ہوئی اور یوں مسیح محمدی کے غلاموں کا یہ روحانی جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے تینوں دن تہجد باجماعت ہوتی رہی اور درس القرآن درس الحدیث اور درس ملفوظات کا اہتمام رہا۔ حاضری ساڑھے چار ہزار تھی۔ بعض حکومتی ذرائع کا اندازہ پانچ ہزار سے زیادہ کا تھا۔

جلسہ کی ایک خاص بات MTA کا جلسہ گاہ میں انتظام تھا۔ تمام حاضرین نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ سنا اور دوسرے پروگرامز سے بھی استفادہ کیا۔

جلسہ کی ایک اور خاص بات نیشنل جلسہ سالانہ میں اردو نظموں کا پڑھا جانا تھا۔ اہل افریقہ کی زبان سے مسیح پاک کا کلام پڑھا جانا ایک عجیب وجد طاری کر رہا تھا اور بزبان حال گواہی دے رہا تھا کہ حضرت امام الزمانؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ تمام قومیں اس چشمہ سے پانی پیئیں گی پوری شان سے پورا ہو رہا ہے۔

جلسہ کے اختتامی دن گیمبیا کے نیشنل ٹی۔وی نے اپنے خبرنامہ میں جماعت کے جلسہ کا تفصیل سے ذکر کیا۔ بالخصوص صدر مملکت کے پیغام کا۔ اسی دن نیشنل ریڈیو اور بعض پرائیوٹ چینلز نے جلسہ کی کاروائی من و عن نشر کی بعض ریڈیو سٹیشنز نے کئی دفعہ جلسہ کی تقاریر نشر کیں۔ اسی طرح تمام اخبارات نے جلسہ کو بھرپور کورتج دی۔ جلسہ کے بعد پورے ملک کے دانشوروں نے جماعتی جلسہ کو بھرپور سراہا۔ بعض اخبارات نے اداریئے لکھے۔ گیمبیا کے ایک مشہور اخبار دی پوائنٹ نے جس کی اشاعت سب سے زیادہ ہے نے اداریہ لکھا جس میں جماعت احمدیہ کو کامیاب جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد دی اور لکھا کہ گیمبیا میں جتنی بھی مذہبی جماعتیں ہیں ان کے لئے جماعت احمدیہ ایک مثال ہے۔ بے شک اس جماعت کی تقلید ضروری ہے۔ یہ جماعت ایک طرف تو اپنے سکول و کالجز و ہسپتالز کے ذریعہ ملک کی خدمت کر رہی ہے تو دوسری طرف اپنے ممبران کی مذہبی اور اخلاقی ٹریننگ میں مصروف ہے۔ اور ہم وائس پریزیڈنٹ کی رائے سے سو فیصد متفق ہیں کہ ملک میں مذہبی اخلاقی، تعلیمی اور صحت کے لئے انقلاب لانے میں اس جماعت کا کلیدی کردار ہے، کاش باقی مذہبی جماعتیں بھی صرف تنقید کرنے کی بجائے تقلید کریں کیونکہ کہنا آسان ہے کرنا مشکل ہے "۔

❁❁❁❁❁

ضروری گزارش

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر اوّل تحریک جدید کے بند کھاتے جاری کروانے کی تحریک فرمائی ہوئی ہے۔ اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے مخلصین جماعت اپنے بزرگ مرحومین کی طرف سے اپنی جماعتوں میں تحریک جدید کا چندہ ادا کر رہے ہیں۔ لیکن مرکز میں اس کی اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے متعلقہ کھاتوں میں اندراج نہ ہونے کے باعث یہ کھاتے بند متصور ہو رہے ہیں۔ اس لئے گزارش ہے کہ جو بھی مخلصین اپنے بزرگوں کی طرف سے ادائیگیاں کر رہے ہیں یا کر چکے ہیں اس کی اطلاع ضروری تفصیلات کے ساتھ وکالت مال لندن میں بھجوا دیں تا کہ ربوہ کے ریکارڈ میں ادائیگیوں کا اندراج کروایا جا سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ایڈیشنل وکیل المال ۔لندن)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

ہر نقش پابند ہے دیوار کی طرح

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بچپن سے وفات تک کی غیرمعمولی پاکیزہ حیات کا کسی حد تک احاطہ جماعت احمدیہ یوکے کے ''سیدنا طاہر نمبر'' کے ایک تفصیلی مضمون (مرتبہ: خاکسار محمود احمد ملک) میں کیا گیا ہے۔

بچپن

☆ محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ حضورؒ بچپن سے ہی بہت نڈر اور بہادر تھے۔ ایک بار چڑیا گھر کی سیر کے دوران چھلانگ لگا کر شیر کے جنگلے میں چلے گئے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے پہرہ دار مکرم عبدالاحد خان صاحب نے دوڑ کر آپؒ کو باہر نکالا۔ سب گھبرائے ہوئے تھے لیکن آپؒ کے چہرہ پر خوف کے کوئی آثار نہ تھے۔

پھر آپؒ اتنے شرارتی تھے کہ جب ہم لڑکیاں اپنے گڈے گڑیا کی شادی کرتیں تو آپ اپنے دوستوں کے ساتھ آتے اور ہمارا پکا ہوا کھانا کھا جایا کرتے۔ ایک روز ہم نے کمرہ بند کرکے شادی کا اہتمام کیا تاکہ لڑکوں کی مداخلت کا امکان نہ رہے۔ ابھی کھانا شروع کرنا ہی تھا کہ یوں محسوس ہوا کہ دروازہ پر حضرت مصلح موعودؓ تشریف لائے ہیں۔ ہم نے کنڈی کھول دی۔ دیکھا تو حضورؒ تھے۔ آپؒ نے ایک بکرا پکڑا ہوا تھا جس سے ڈر کر لڑکیاں بھاگ گئیں اور حضورؒ نے اپنے دوستوں کے ساتھ شادی کے کھانے مزے سے کھائے۔

☆ محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ نے بیان فرمایا کہ میرا اور حضورؒ کا صرف چار ماہ کا فرق تھا۔ آپؒ چھوٹی بہنوں کے ساتھ خوب کھیلتے، مذاق بھی کرتے لیکن مجھے یاد نہیں کہ کبھی لڑائی کی ہو یا کسی کی دلآزاری کی ہو۔ شعروشاعری میں دلچسپی تھی اور جب سب مل کر شعر سناتے تو آپؒ کئی بار فی البدیہہ مزاحیہ شعر کہہ دیتے۔ بڑی بہنوں کا بہت احترام کرتے۔ کبھی وقت ضائع نہ کرتے۔

☆ حضورؒ بچپن ہی سے جماعتی کاموں میں بھی حصہ لیا کرتے تھے فرمایا: ''جب مَیں اطفال میں تھا تو جو بھی اطفال کا کام میرے سپرد ہوتا تھا، مَیں کیا کرتا تھا اور ہم وقارعمل بھی کیا کرتے تھے اور مَیں اطفال میں دس بچوں کا سائق بھی بن گیا تھا''۔

ذوق عبادت (نماز، تہجد اور دعا)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''(حضرت مصلح موعودؓ) نے بچوں کو نماز کی بہت اہمیت سکھائی۔ ...... نماز باجماعت کی اہمیت سکھائی۔ جو باجماعت نماز نہ پڑھے اور پکڑا جائے تو آپ اس کو سزا دیا کرتے تھے۔ سب سے زیادہ جو انہوں نے اپنے بچوں پر احسان کیا ہے، وہ نماز کی اہمیت ہے''۔

ایک بار فرمایا: ''مَیں نے ایک دفعہ باقاعدہ حساب لگا کر دیکھا تھا کہ گزشتہ تینوں خلفاء سے زیادہ مَیں نے باجماعت نمازیں پڑھائی ہیں اور یہ حسابی بات ہے۔ اس میں کوئی شک کی بات نہیں۔ انتہائی بیماری کے وقت بھی بعض دفعہ نزلہ سے آواز نہیں نکل رہی ہوتی تھی مگر نماز باجماعت کی مجھے اتنی عادت تھی، بچپن سے تھی''۔

اسی طرح فرمایا: ''مجھے تو چھوٹی عمر سے شوق تھا۔ ...... بچپن سے ہی خدا نے دل میں ڈال دیا تھا کہ تہجد ضرور پڑھنی چاہئے اور اس کو مَیں نے آج تک حتی المقدور برقرار رکھا ہے''۔

دعا کی عادت کے بارہ میں حضورؒ نے ایک بار خود فرمایا تھا کہ: حضرت مصلح موعودؓ کا طریق تھا کہ آڑے وقت میں ہم بچوں سے بھی فرماتے کہ آؤ بچو! دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے۔ جب مَیں بچپن میں بھی دعا کرتا تھا تو اسے قبولیت کا شرف حاصل ہوجاتا۔ پھر میری عاجزانہ دعائیں کثرت سے قبول ہونے لگیں حتیٰ کہ وہ وقت بھی آن پہنچا جب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے براہ راست اپنے الہام کے انعام سے سرفراز فرمادیا۔

محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ خصوصاً نماز پڑھنے کا حضورؒ کو بہت خیال رہتا۔ اگر کبھی مسجد میں نماز باجماعت نہ پڑھ سکتے تو کئی بار ہمارے ہاں آجاتے اور ہمیں شامل کرکے نماز باجماعت پڑھتے۔

مکرم نعیم اللہ خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضورؒ کو عبادت کا بے حد شغف تھا۔ کراچی میں میرے پاس تشریف لاتے تو فرماتے کہ نماز کی امامت کرواؤ۔ مجھے ہچکچاہٹ ہوتی تو فرماتے کہ اگر تم نہیں پڑھاؤ گے تو مسافر ہونے کی وجہ سے آدھی پڑھوں گا۔

قرآن کریم سے عشق

ترجمہ قرآن کریم کے بارہ میں حضورؒ نے ایک بار فرمایا: ''یہ تو مَیں نے خود ہی پڑھا ہے۔ کلاس میں تو ہم پڑھا کرتے تھے، استاد بھی پڑھایا کرتے تھے مگر اصل ترجمہ مَیں نے خود ہی پڑھا ہے''۔ حضورؒ نے خدمت قرآن کا کوئی میدان باقی نہیں چھوڑا۔ دین و دنیا کا ہر مسئلہ قرآن کریم کی روشنی میں حل فرماتے۔ مدلل تفسیر ہو یا متن کے الفاظ کے قریب تر رہ کر بامحاورہ فصیح ترجمہ قرآن، تلاوت قرآن میں باقاعدگی اختیار کرنے کا مضمون ہو یا اسے صحت تلفظ کی رعایت سے پڑھنے کا، اشاعت قرآن کا میدان ہو یا دنیا کی مختلف زبانوں میں معیاری مستند تراجم قرآن کی تیاری کا، غرضیکہ اس عاشق نے خدمت معشوق کا کوئی پہلو تشنہ نہ چھوڑا۔

حضورؒ نے جماعت میں یہ یقین راسخ فرمایا کہ: ''ہماری نسلوں کو اگر سنبھالنا ہے تو قرآن کریم نے سنبھالنا ہے۔ جب تک یہ کتاب قریب نہ آئے اس دنیا کے مسائل حل نہیں ہوسکتے اور نہ ہماری تربیت ہوسکتی ہے''۔

عشق رسول مقبول ﷺ

آنحضور ﷺ سے حضورؒ کا والہانہ عشق جہاں آپؒ کی نظم و نثر سے عیاں ہے وہاں محبت کا ایسا اظہار بھی تھا کہ جیسے ہی زبان پر اسم مبارک آیا تو دل گداز ہوگیا اور آنکھیں چھلک اٹھیں۔ اور یہ بھی کہ جہاں کسی بدبخت نے قرآن اور محمد رسول اللہ ﷺ کے نور کو گدلانے کی کوشش کی، آپؒ نے اس ظالم کے ظلم کے سر کو ایسا کچلا کہ دوسروں کو بھی عبرت ہو۔ ایک بار اپنے عشق وغیرت کا یوں برملا اظہار فرمایا: ''(وہ) عظیم الشان نبی تھا۔ اس کا رحم، اس کا فیض نہ مشرق کے لئے رہا نہ مغرب کے لئے، سب جہان کے لئے جیسے سورج برابر چمکتا ہے، اس طرح اس کا فیض تمام جہانوں پر برابر چمکتا رہا...... قرآن۔ محمد رسول اللہؐ کے جس کردار کو پیش کرتا ہے اس کردار کشی کے لئے چاہے ہزار بہانے بنالیں، ہزار آیتیں اکٹھی کردیں لیکن محمد رسول اللہ کی ذات ان معنوں کو رد کردے گی اور دھتکار دے گی۔ اور معنوں کے پیش کرنے والوں کو مردود قرار دے گی۔ پس محمد رسول اللہ ﷺ ان کی دلیلوں کو توڑ کر پارہ پارہ کررہا ہے، قرآن سے بھی میں ایسی قطعی دلیلیں آپکے سامنے رکھوں گا اور احادیث سے بھی کہ ان کا کچھ باقی نہیں رہے گا...... آج اللہ تعالیٰ نے قرآن کی عظمت کی خاطر قرآنی دلائل کی تلوار میرے ہاتھ میں تھمائی ہے۔ میں قرآن پر حملہ نہیں ہونے دوں گا۔ محمد رسول اللہ اور آپؐ کے ساتھیوں پر حملہ نہیں ہونے دوں گا۔ جس طرف سے آئیں، جس بھیس میں آئیں، ان کے مقدر میں شکست اور نامرادی لکھی جاچکی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ دوبارہ قرآن کریم کی عظمت کے گیت گانے کے جو دن آئے ہیں، آج یہ ذمہ داری مسیح موعودؑ کی غلامی میں میرے سپرد ہے''۔

حضرت مسیح موعودؑ سے محبت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے ایک خاص نسبت تھی۔ نیز آپؒ فرماتے ہیں: ''بچپن میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لٹریچر آنحضرت ﷺ اور اسلام کے ڈیفنس میں پڑھا کرتا تھا تو مَیں خدا تعالیٰ سے دعا کیا کرتا تھا کہ اے خدا! جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا اور مطاع حضرت محمد ﷺ کی عزت کی حفاظت میں سینہ سپر ہوجاتے ہیں، مجھے بھی یہ توفیق دے کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ڈیفنس اسی طرح کروں۔ مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری دعاؤں کو قبول کیا اور مَیں جو بھی کہتا ہوں آپ کی مدافعت اور ڈیفنس میں کہتا ہوں''۔ نیز حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے آپؒ نے انتہائی محنت اور عرقریزی سے اپنی تمام تر استعدادوں کو استعمال کرتے ہوئے اہم اور عظیم الشان اقدامات کئے۔

خلافت کی اطاعت و احترام

حضورؒ خلافت کا بے حد احترام فرماتے اور خلیفۂ وقت کی بے مثال اطاعت کا مظاہرہ فرماتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک بار خود فرمایا: ''ربوہ میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا خطبہ ہوا کرتا تھا تو مَیں کسی کونہ میں بیٹھتا تا کہ نماز ختم ہوتے ہی نکل سکوں اور سنتیں گھر میں ادا کیا کرتا۔ طبیعت میں ایسی نفرت تھی اس بات سے کہ خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں میری کوئی الگ مجلس لگ رہی ہو''۔

محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی آخری بیماری میں اسلام آباد (پاکستان) کے گیسٹ ہاؤس میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ سارا دن شدید گرمی کے باوجود ایک دری بچھا کے اُس پر پڑے رہتے تھے۔ کھانے پینے کا بھی ہوش نہ رہا تھا اور کہیں جاتے بھی نہیں تھے کہ کہیں حضورؒ کو کوئی ضرورت پڑے اور مَیں موجود نہ ہوں۔

مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب کارکن دفتر وقف جدید بیان کرتے ہیں کہ حضورؒ کے دل میں خلافت کا غیرمعمولی احترام تھا۔ بارہا کسی ضروری کام میں مصروف ہوتے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا فون آجاتا تو بلاتوقف آپؒ تشریف لے جاتے۔ اگر کوئی چیز حضورؒ کے لئے خریدنا ہوتی تو آپؒ خود جاکر نہایت اعلیٰ اور پائیدار چیز خریدتے۔ اگر مجھے خریدکر لانے کے لئے کہتے تو یہ ہدایت خاص طور پر فرماتے کہ سب سے عمدہ اور اعلیٰ چیز خریدنی ہے۔

مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت منصورہ بیگم صاحبہ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ) کی آخری بیماری میں اکثر حضورؒ فرماتے کہ مرزا طاہر احمد کو بلائیں۔ تو ایک مرتبہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ حضورؒ نے فرمایا ہو اور فوری طور پر آپؒ وہاں نہ پہنچے ہوں۔ جس حالت میں بھی ہوتے اور جو وقت بھی ہوتا، فوراً آجاتے۔ اور باوجود یہ کہ کمرے میں تخت پوش اور کرسیاں موجود ہوتیں، لیکن آپؒ حضورؒ کے بالکل پاس آکر زمین پر چوکڑی مار کر بیٹھ جاتے۔ نہایت ادب سے بیماری کی علامات حضورؒ سے پوچھ کر پھر دوا تجویز کرتے اور خود جاکر دوائی لاتے۔ نہ یہ کہ کسی اور کے ہاتھ بھیجتے۔ نو دس دنوں میں کوئی تیس چالیس مرتبہ آپؒ آئے اور ہر دفعہ یہی طریق کار آپ کا ہوتا۔

خدمت خلق

حضورؒ خلافت سے قبل بھی اور بعد میں بھی غریب لوگوں کے لئے مفت ہومیوپیتھک علاج کا اہتمام فرماتے رہے۔ ایک بار آپؒ کی ایک بچی جلسہ سالانہ کے آخری دن وفات پاگئی۔ آپؒ جلسہ کی ڈیوٹیوں سے فارغ ہوکر لوگوں کو دوائیں دیتے رہے۔ پھر حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے آکر فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جنازہ پر آپؒ کا انتظار کررہے ہیں۔ لوگ یہ سن کر شرمندہ ہوئے لیکن آپؒ کو خیال تھا کہ بچی تو فوت ہوہی گئی ہے مگر جو لوگ دُور دُور سے آئے ہیں، اُن کو دوائیں ضرور دینی ہیں۔

مکرم منظور احمد سعید صاحب کارکن وقف جدید بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک آدمی نے حضورؒ سے عرض کی کہ مجھے کوئی پرانا سائیکل لے دیں۔ حضورؒ نے

مجھے ہدایت فرمائی کہ اُسے پرانا سائیکل لے دوں۔ بازار سے پتہ کیا لیکن سائیکل نہ مل سکا۔ حضورؒ کو علم ہوا تو فرمایا کہ پھر میرا یہ سائیکل اس کو دیدیں۔ جو دیدیا گیا۔ اسی طرح ایک دوست نے کہا کہ اُن کی بیٹی کا برقع پرانا ہے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ اُن کی بچی کو نیا برقع بھی لے دیں، نیا یونیفارم اور نئے بوٹ بھی دلوادیں۔ کئی بوڑھی عورتیں جب ڈسپنسری سے دوائی لینے آتیں تو آپؒ مجھے فرماتے کہ سردی ہے، انہیں گرم چادر لے دیں۔

آپؒ ایک غریب حجام سے حجامت بنواتے تھے جو بوڑھا تھا اور اُس کی نظر بھی کمزور تھی۔ پھر اُسے کبھی دس اور کبھی بیس روپے دیدیتے جبکہ اُس وقت حجامت ایک دو روپے میں ہوتی تھی۔ یہ محض اس کی مدد کا بہانہ تھا تا کہ اُس کی عزت نفس بھی قائم رہے۔ اسی طرح جب میرے پاس سائیکل نہیں تھی تو حضورؒ اگر راستہ میں ملتے تو مجھے اپنے ساتھ سائیکل پر بٹھا لیتے۔ ایک روز حضور نے مجھے دیکھا تو پوچھا کہاں سے آرہے ہو؟ مَیں نے کہا بازار سے دودھ لارہا ہوں۔ پوچھا: بازار سے اچھا دودھ مل جاتا ہے؟ عرض کی: لینا تو ہے ہی۔ پوچھا: کتنا دودھ لائے ہو؟ مَیں نے کہا: ایک کلو۔ یہ سن کر آپ خاموش ہوگئے۔ اگلے روز صبح حضورؒ نے اپنا باورچی بھجوایا جو ایک کلو دودھ لایا۔ اور پھر دودھ روزانہ آنے لگا۔ ایک ماہ بعد مَیں نے ایک مہینہ کے دودھ کے پیسے آپؒ کی خدمت میں پیش کئے تو فرمایا: ہم کوئی دودھ بیچتے ہیں!!۔ چنانچہ پھر دودھ روزانہ آتا رہا۔ ایک روز حضورؒ خود دودھ لے کر آگئے اور فرمایا کہ باورچی چھٹی پر تھا اس لئے مَیں خود ہی آگیا۔ پھر ایک روز باورچی نے کہا کہ کل سے اپنا دودھ کا انتظام خود کرلینا۔ لیکن اگلے دن جب وہ پھر دودھ لایا تو بتانے لگا کہ کل گھر میں بیگم صاحبہ نے کہا تھا کہ دودھ کم ہے اور گھر میں ہی ضرورت ہے۔ لیکن میاں صاحب نے فرمایا کہ منظور کو دودھ ضرور بھیجنا ہے خود بے شک بازار سے منگوانا پڑے۔ چنانچہ احسان کا یہ سلسلہ پینتیس سال سے جاری ہے۔

مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب کارکن دفتر وقف جدید بیان کرتے ہیں کہ ایک ضرورتمند نے حضورؒ سے امداد مانگی تو آپؒ نے ایک چٹ پر کچھ رقم لکھ کر اُسے میری طرف بھجوادیا۔ اُس نے راستہ میں رقم تبدیل کرکے زیادہ لکھ دی۔ مجھے شک گزرا تو مَیں نے آپؒ سے ماجرا عرض کیا۔ آپؒ نے فرمایا کہ یہ اضافہ اُس نے خود ہی کیا ہے لیکن اب اس کو اتنا ہی دیدو، ہوسکتا ہے اسے اتنی ہی رقم کی ضرورت ہو۔

سادگی وانکساری

حضورؒ کی طبیعت بہت سادہ اور مزاج فقیرانہ تھا۔ ایک بار فرمایا: سب سے اچھا ڈرنک ٹھنڈا پانی ہوتا ہے۔ دوسرا ٹھنڈا دودھ اور اگر شہد ملادیں تو بہت اچھا ڈرنک بن جاتا ہے۔ پھر ناریل کے اندر کا پانی بھی بہت اچھا ہوتا ہے۔

ایک اخبار لکھتا ہے: حضرت مرزا طاہر احمد بہت خلیق اور ملنسار ہیں آپ اپنی ذات کے بارہ میں بات کرنے کی بجائے اپنے فرائض منصبی اور جماعت کے بارہ میں بات کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ (روزنامہ وائن لینڈ ٹاگ بلٹ زیورک سوئٹزرلینڈ۔ 3/ستمبر 1982ء)

ایک دوسرا اخبار لکھتا ہے: مرزا طاہر احمد اس وقت تو خوب کھل کر بات کرتے تھے جب آپ کی جماعت کے عقائد کے متعلق کچھ دریافت کیا جاتا لیکن جب آپکی ذات کے متعلق کچھ دریافت کیا جاتا تو آپ کھل کر بات کرنے سے کسی قدر اجتناب فرماتے۔ آپ نے بتایا کہ آپ ایک سادہ اور عاجز انسان ہیں بقول آپ کے آپ نے کوئی خاص قابل لحاظ تعلیم حاصل نہیں کی۔ آپ سکول میں پچھلے بنچوں پر بیٹھنے والوں میں سے تھے۔ آپ خود اس امر پر حیران تھے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو جماعت احمدیہ کا سربراہ چن لیا۔
(Neue Zurcher Zettung Zurich 31/اگست 1982)

محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی بیماری کے دوران مَیں بھی اسلام آباد میں تھی۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ بھی وہاں تھے۔ آپؒ کو اپنا کچھ ہوش نہ تھا، شدید گرمی میں ڈرائنگ روم کے ایک طرف ایک تکیہ لے کر سو جاتے۔ کھانے کو کچھ مل جاتا تو کھالیتے، خود نہ مانگتے۔ شیخوپورہ کے ایک غیراز جماعت گھرانہ میں ٹھہرے تو اُن کے گھر والی نے کہا کہ اس نے بہت بڑا آدمی بننا ہے کیونکہ اتنی سادہ طبیعت بڑے آدمیوں کی ہی ہوسکتی ہے۔ اسی طرح پاکستان بننے کے بعد جب ہمارا رتن باغ میں قیام تھا تو جودھامَل بلڈنگ کے میدان میں مہاجرین کے خیمے لگے ہوئے تھے۔ ایک مرتبہ جمعداروں نے ہڑتال کردی تو حضرت مصلح موعودؓ نے خدام کو حکم دیا کہ خود لوگوں کے گھروں کی صفائی کردیں تاکہ بیماریاں نہ پھیلیں۔ حضورؒ اس کام میں پیش پیش تھے۔ ایک مہاجر عورت کہنے لگی: بچے! تُو تے بڑے گھر دا لگدا ایں، تیرے اُتے کی آفت آئی اے؟

حضورؒ کے عجز وفروتنی کے بعض واقعات کرتے ہوئے حضرت مرزا عبدالحق صاحب بیان فرماتے ہیں کہ حضورؒ خلیفہ بننے سے قبل بعض ایسے اجلاسات میں شامل ہوتے جن میں مَیں بھی شامل ہوتا تو اجلاس کے بعد مجھے بس پر چڑھانے کیلئے تشریف لے آتے اور پھر میرے روانہ ہونے تک سڑک کے کنارے کھڑے رہتے۔

آپ مزید بیان فرماتے ہیں کہ کسی مجلس میں مرکزی جگہ کی بجائے حضورؒ ایک طرف ہوکر بیٹھتے تھے۔ خلافت کے بعد صدارت کے مقام پر بیٹھنا مجبوری تھی لیکن لندن میں ایک بار آپ نے جلسہ کے چند مہمانوں کو کھانے پر بلایا جن میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ) بھی شامل تھے۔ جب حضورؒ تشریف لائے تو میز کے ایک طرف بیٹھ گئے۔ مَیں نے گزارش کی کہ حضورؒ مرکزی جگہ پر تشریف لے آئیں تو فرمایا کہ میرا یہی مقام ہے اور وہاں حضرت مرزا منصور احمد صاحب بیٹھیں گے۔

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں محضرنامہ پیش کرنے کی تیاری ہورہی تھی۔ دفتر میں کئی لوگ کام میں مصروف تھے۔ حضورؒ مسودہ لے کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو دکھانے جاتے۔ ایک بار واپس آئے تو پوچھا کچھ کھانے کو ہے۔ دیکھا تو تھوڑا سا سالن تھا لیکن روٹی بالکل نہیں تھی۔ حضورؒ نے میز پر پڑے ہوئے روٹی کے چند ٹکڑے دیکھے تو فرمایا کہ یہ روٹی تو ہے۔ پھر وہی ٹکڑے آپؒ نے ایک ایک کرکے کھالئے۔

مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضورؒ لنگرخانہ نمبر ۳ کے ناظم تھے تو ایک روز جب معاونین نے کھانا کھالیا تو پھر حضورؒ تشریف لائے۔ آپؒ نے دسترخوان پر ہمارے بچائے ہوئے ٹکڑوں کو کھاکر ہمیں بھی سبق دیا کہ کفران نعمت نہیں کرنا چاہئے۔

محنت کی عادت

☆ حضورؒ غیرمعمولی محنت کے عادی تھے۔ آپؒ نے ایک بار خود فرمایا کہ ’’مَیں نے خود زمینداری کی ہوئی ہے۔ اکیلا ڈھائی من کی بوری اپنی پیٹھ پر اٹھا کر ٹرالی میں لادا کرتا تھا اور مسلسل لادا کرتا تھا تاکہ مزدوروں کو پتہ چلے کہ یہ کوئی کام ایسا نہیں جو مَیں ان کو دیتا ہوں اور آپ نہیں کرسکتا۔ بعض دفعہ فصل پکنے پر اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے زمینوں پر جاکر محنت کرتا تھا۔ یورپ میں بھی ایسی سخت محنت کی ہوئی ہے جس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اخبار کے بہت بھاری پیکٹ گاڑیوں پر لادنے ہوتے تھے اور رات سے صبح تک پورے آٹھ گھنٹے مسلسل یہ کام کرنا پڑتا تھا۔ واپس گھر آکر بخار چڑھ جاتا...... یہ نہ سمجھیں کہ مَیں محنت کی قیمت نہیں جانتا اور اپنے ہاتھ کی کمائی میں جو برکت ہے اس سے ناآشنا ہوں‘‘۔

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہؒ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضورؒ کو mumps نکلے ہوئے تھے اور ۱۰۳ تک تیز بخار تھا لیکن میرے روکنے کے باوجود بھی خدام کے پروگرام میں شرکت کیلئے اسلام آباد چلے گئے۔ اپنی بالکل پرواہ نہیں کرتے تھے، ہر وقت کام کی دھن تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی یاد میں

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ’’سیدنا طاہر نمبر‘‘ میں مکرم محمد عثمان چو صاحب اپنے مضمون میں رقمطراز ہیں کہ مَیں 1949ء میں چین سے ربوہ (پاکستان) آیا۔ کچھ عرصہ بعد جب جامعۃ المبشرین کھل گیا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بھی بطور طالب علم اُس کلاس میں شامل تھے جو مبشرین کی کلاس تھی۔ میرے علاوہ کئی اور غیرملکی بھی تھے جو ابتدائی تعلیم پارہے تھے۔ حضورؒ ہم تمام غیرملکی طلبا سے بہت محبت اور خلوص سے پیش آتے اور خاص دوستانہ تعلق رکھتے اور وقتاً فوقتاً ہمیں اپنے گھر پر بلاتے یا ہم خود ہی چلے جاتے۔ اور یہ مثالی حسنِ سلوک آپؒ نے ہر ایک غیرملکی سے بلا امتیاز روا رکھا ہوا تھا۔ اس دوران میرے ساتھ حضورؒ کا پیار بڑھتا چلا گیا۔ جب حضورؒ مہتمم مقامی ربوہ تھے تو آپؒ نے مجھے ناظم اصلاح وارشاد مقرر فرمایا۔ پھر جب ہم غیرملکیوں کی ایسوسی ایشن بنی تو حضورؒ کی محبت ہمارے دلوں میں اس قدر تھی کہ ہم نے آپ سے درخواست کی کہ آپ ہمارے نگران بن جاویں۔ اس کی وجہ فی الواقع آپؒ کا قابل قدر محبت آمیز جذبہ تھا۔ میری والدہ مرحومہ کی نماز جنازہ بھی آپؒ نے ہی پڑھائی اور بعد میں جب میری اہلیہ سے تعزیت کی تو ان سے میرا ذکر کرکے فرمایا: یہ میرا بھائی ہے۔

جب آپؒ خلیفہ بنے تو مَیں کراچی میں بطور مربی متعین تھا۔ آپؒ نے مجھے فرمایا کہ چینیوں میں تبلیغ کے واسطے بہتر ہے کہ آپ ربوہ آکر چینی زبان میں تصنیف کا کام کریں۔ چنانچہ مَیں نے اس پر عمل کیا۔ حضورؒ خود میری راہنمائی فرماتے اور تفصیلی ہدایات سے نوازا کرتے۔ جب حضور پرنور نے انگلستان ہجرت فرمائی تو مجھے بشدّت یہ احساس ہوا کہ میں حضور انور کی براہ راست نگرانی اور زبانی ہدایات سے محروم ہوگیا ہوں۔ حضورؒ کے ارشاد کے مطابق مَیں نے قرآن حکیم کا چینی زبان میں ترجمہ ربوہ میں ہی شروع کردیا تھا۔ پھر مَیں لندن سے بھی حضورؒ سے ہدایات لیتا رہتا تھا۔ مگر کچھ مدت کے بعد آپؒ نے ازراہ مہربانی مجھے لندن یاد فرمایا اور پھر حضور کی براہ راست نگرانی یہ سلسلہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ قرآن کریم کا چینی زبان میں ترجمہ مکمل ہوا۔

MTA کی اردو کلاس میں بھی حضورؒ نے مجھے مستقل طالب علم کے طور پر شامل فرمالیا۔ باوجود اس قدر معمور الاوقات ہونے کے جب بھی آپ اس کلاس میں تشریف لاتے تو آپ کا چہرہ ہشاش بشاش نظر آتا، تھکاوٹ نام کو نہ تھی۔ اس نوخیز کلاس کی مہمان نوازی بھی خود فرماتے اور آپ کا یہ عظیم خلق آپ کو اس قدر مرغوب تھا کہ آپ اس سے بہت لطف اندوز ہوتے۔ مہمان نوازی تو گویا آپ کی فطرت ثانیہ تھی۔ آپؒ بہت مہمان نواز، بہت ہی مہمان نواز تھے۔ حضور کی ایک بڑی قابل تقلید خوبی یہ بھی تھی کہ آپ کسی کو کبھی بھی نظرانداز نہ فرماتے۔ کلاس میں ہر اک چھوٹے بڑے کا یکساں خیال فرماتے۔ حضور اردو کلاس کو سیر پر ناروے بھی لے گئے۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ’’سیدنا طاہرؒ سووینئر‘‘ میں مکرم چودھری محمد عبدالرشید صاحب آف لندن (برادر محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب) جو اکثر مجلس عرفان میں حضور رحمہ اللہ سے مختلف سوالات دریافت کیا کرتے تھے، حضورؒ کی شفقت کے بعض واقعات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ حضورؒ کی ذرّہ نوازی تھی کہ میری کم علمی اور کم عقلی کے سوالات کو حضورؒ پہلے درست فرماتے اور پھر ان کا ہر زاویہ سے نہایت مدلّل اور احسن و جامع جواب عطا فرماتے۔ حضورؒ نے یادداشت بھی کمال درجہ کی پائی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی پدرانہ شفقت کا سلوک اور احسانات یاد آتے ہیں تو حضورؒ کے لئے دلی دعائیں نکلتی ہیں۔ آپؒ کی عظمت تھی کہ اگر کسی معاملہ میں معلومات مستحضر نہ ہوتیں تو آپؒ صاف صاف فرمادیتے کہ پتہ کرکے اگلی بار جواب دوں گا۔ حضورؒ بہت محنت کے عادی تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ دو یا تین گھنٹوں کی نیند میرے لئے کافی ہوتی ہے۔ دعا پر اتنا یقین تھا کہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جب قرآن مجید کی کسی آیت کا مطلب مجھے سمجھ نہیں آتا تو دعا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ وہ مطلب سمجھا دیتا ہے۔

حضورؒ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد میری اہلیہ کا انتقال ہوگیا۔ وہ حضورؒ کی وفات سے قبل بہت بیمار تھی اور مَیں اُس کی بیماری سے شفا کے لئے حضورؒ کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا رہتا تھا۔ اُس کی وفات کے بعد مجھے علم ہوا کہ حضورؒ نے یہ دعا کی تھی کہ میری اہلیہ کی وفات حضورؒ کی زندگی میں نہ ہو کیونکہ اس عاجز سے محبت کی وجہ سے حضورؒ فرماتے تھے کہ اپنی بیوی کی وفات کے صدمہ کی حالت میں آپؒ کے لئے مجھے دیکھنا مشکل معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضورؒ کی یہ دعا قبول فرمالی۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
18th August 2006 –24th August 2006

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 18th August 2006

00:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:15 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 123, Recorded on: 03/01/1996.
02:15 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
03:00 Al Maa'idah: A cookery programme
03:35 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 29th February 2004.
04:40 Moshaairah: An evening of poetry.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 6th March 2004.
08:10 Les Francais C'est Facile: No. 71
08:30 Siraiki Service
09:25 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 5, Recorded on 16th March 1994.
10:20 Indonesian Service
11:20 Seerat Sahaba Rasool
12:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V.
13:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:05 Bangla Shomprochar
15:15 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00 Khilafat Jubilee Quiz
16:45 LIVE Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from New Jersey, USA.
18:05 Les Francais C'est Facile: No. 71 [R]
18:30 Arabic Service
20:40 MTA International Jamaat News [R]
21:10 Friday Sermon [R]
22:40 Urdu Mulaqa'at: Session 5 [R]

Saturday 19th August 2006

00:00 Tilaawat & MTA Jamaat News
00:35 Les Francais C'est Facile: No. 71
01:15 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 124, Recorded on: 04/01/1996.
02:25 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 18th August 2006.
03:25 Bangla Shomprochar
04:30 Khilafat Jubilee Quiz
05:25 MTA Variety: A programme on the topic of 'The Attributes of Allah'.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 7th March 2004.
08:20 Friday Sermon [R]
09:20 Ashab-e-Ahmad
09:55 Indonesian Service
10:55 French service
12:00 Tilaawat & MTA Jamaat News
12:55 Bangla Shomprochar
14:00 Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
16:00 Moshaairah: An evening of poetry
17:20 Question and Answer Session in Urdu with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25/02/1996. Part 2.
18:30 Arabic Service
20:35 MTA International Jamaat News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
22:20 Ashab-e-Ahmad [R]
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday 20th August 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA International News Review
01:05 Husn-e-Biyan: a poetry based quiz programme
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 125, Recorded on: 09/01/1996.
02:45 Ashab-e-Ahmad
03:20 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 18/08/2006.
04:25 Moshaairah: An evening of poetry
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:15 Children's Class with Huzoor. Recorded on 17th April 2004.
08:20 Learning Arabic: Programme No. 27
08:50 MTA Variety
09:20 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
09:55 Indonesian Service
10:55 Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 13th January 2006.
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:05 Bangla Shomprochar
14:10 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 18th August 2006.
15:15 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India [R]
16:00 Children's Class [R]
17:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 13/04/1996. Part 1.
17:50 Learning Arabic: Programme No. 27 [R]
18:30 Arabic Service
19:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 126, Recorded on: 10/01/1996.
20:30 MTA International News Review
21:05 Children's Class [R]
22:25 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India [R]
23:00 Ilmi Khutbaat

Monday 21st August 2006

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00 Learning Arabic: Programme No. 27
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 126, Recorded on: 10/01/1996.
02:35 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 18th August 2006.
03:40 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 13/04/1996.
04:30 MTA Variety: a documentary about Madikeri, India.
05:00 Ilmi Khutbaat
06:00 Tilaawat, Dars & MTA News
07:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 18th April 2004.
08:15 Spotlight: An Urdu speech delivered by Chaudhry Hameedullah on the topic of "The purpose and objectives of Jalsa Salana".
08:35 Le Francais C'est Facile: Programme No. 19
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 89, Recorded on: 29/11/1999.
10:00 Indonesian Service
10:50 Quiz Ruhaani Khazaa'en
11:20 MTA Travel: A programme covering the island of Malta.
11:45 Spotlight [R]
12:15 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 09/09/2005.
14:55 Spotlight [R]
15:15 Quiz Ruhaani Khazaa'en [R]
15:55 Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
17:00 Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:00 MTA Travel [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 127, Recorded on: 11/01/1996.
20:30 International Jamaat News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
22:05 Spotlight [R]
22:25 Friday Sermon Recorded on: 09/09/2005 [R]
23:10 MTA Travel [R]

Tuesday 22nd August 2006

00:10 Tilaawat, Dars & MTA News
01:05 Le Francais C'est Facile: Programme No. 19
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 127, Recorded on: 11/01/1996.
02:35 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 09/09/2005.
03:30 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 89, Recorded on: 29/11/1999.
04:30 Quiz Ruhaani Khazaa'en
05:05 MTA Travel: A programme covering the island of Malta.
05:40 Spotlight
06:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 24th April 2004.
08:00 Learning Arabic: Programme No. 27
08:40 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 13/04/1996. Part 2.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Jalsa Salana Address: Concluding Address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, on the occasion of Jalsa Salana Japan 2006. Recorded on 13/05/2006.
14:55 Learning Arabic: Programme No. 27 [R]
15:30 Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
16:25 Seerat-un-Nabi (saw)
17:35 Question and Answer Session [R]
18:35 Arabic Service
20:35 MTA International News Review Special
21:05 Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
22:05 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
23:15 Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]

Wednesday 23rd August 2006

00:10 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA Jamaat News
01:10 Learning Arabic: Programme No. 27
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 128, Recorded on: 16/01/1996.
02:45 Jalsa Salana USA 2005: Speech delivered by Ali Murtaza on the topic of "the importance of the mosque". Recorded on 3rd September 2005.
03:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 13/04/1996. Part 2.
04:45 Seerat-un-Nabi (saw)
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:10 Children's Class with Huzoor. Recorded on 8th May 2004.
08:10 Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
08:45 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 12/05/1996. Part 1.
09:45 Indonesian Service
10:50 Swahili Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:15 Bangla Shomprochar
14:20 Friday Sermon: recorded on 18/08/06.
15:25 Jalsa Speeches: A speech delivered by Rafiq Ahmad Hayat on the topic of "Islam, a religion of peace", on the occasion of Jalsa Salana UK, recorded on 26th July 2003.
16:20 Children's Class [R]
17:20 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 129, Recorded on: 17/01/1996.
20:35 International Jamaat News
21:10 Children's Class [R]
22:10 Jalsa Speeches [R]
22:55 Friday Sermon [R]

Thursday 24th August 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05 Waqfeen-e-Nau: A children's programme
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 129, Recorded on: 17/01/1996.
02:40 MTA Variety: A talk by Dr. Mohyuddin Mirza on 'The Philosophy of the Teachings of Islam' written by Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad, The Promised Messiah (as). Part 30.
03:05 Hamaari Kaa'enaat
03:40 Friday Sermon
04:40 Australian Documentary: A documentary about surfing and diving in East Australia.
05:10 Jalsa Speeches: A speech delivered by Rafiq Ahmad Hayat on the topic of "Islam, a religion of peace", on the occasion of Jalsa Salana UK, recorded on 26th July 2003.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
06:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 9th May 2004.
08:10 Al Maa'idah
08:25 English Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with English speaking guests. Session no. 16, Recorded on 14th May 1994.
09:30 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
10:15 Indonesian Service
11:10 Pushto Muzakarah
12:00 Tilaawat, Dars & MTA News Review
13:00 Bengali Service: Bengali translation of Friday Sermon, recorded on 18//08/2006.
14:05 Tarjamatul Qur'an Class. In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 144, Recorded on: 05/08/1996.
15:10 Huzoor's Tours [R]
15:55 Moshaairah: an evening of poetry
17:10 English Mulaqa'at [R]
18:30 Arabic Service
20:30 News Review Mid week
21:00 Tarjamatul Quran Class. Session 144 [R]
22:05 Al Maa'idah [R]
22:15 MTA Variety: A speech delivered by Jamil-ur-Rehman on the topic of "The blessings of Tehrike-e-Jadid".
23:10 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) Class [R]

****Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT***

Al Fazl International Weekly, London

22 DEAR PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 13 Friday August 11, 2006 Issue No. 32

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاهد۔ مؤرخ احمدیت

منارۃ المسیح قادیان کی مخفی روحانی شعاعوں کا عالمگیر انعکاس

سیدنا حضرت اقدس مسیح الزمان ومہدیٔ دوران نے منارۃ المسیح قادیان کی بنیاد (13/مارچ1903ء) سے قریباً تین برس پیشتر 2/مئی 1900ءکوایک بصیرت افروز اشتہار دیاجس میں مینار کے پس منظر اور اغراض ومقاصد پر بلیغ روشنی ڈالی۔ نیز بتایا کہ یہ مینار تین مبارک کاموں کے لئے مخصوص ہوگا یعنی پنجوقتہ اذان، بڑی لالٹین اور بڑا گھنٹہ۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے ان تینوں میں پوشیدہ حقائق کی قبل از وقت نشاندہی کرتے ہوئے پورے جلال کے ساتھ فرمایا:

یہ تینوں کام جو اس منارہ کے ذریعہ سے جاری ہوں گے ان کے اندر تین حقیقتیں مخفی ہیں۔ اوّل یہ کہ بانگ جو پانچ وقت اونچی آواز میں لوگوں کو پہنچائی جائے گی ان کے نیچے یہ حقیقت مخفی ہے کہ اب واقعی طور پر وقت آگیا ہے کہ لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کی آواز ہر ایک کان تک پہنچے۔ یعنی اب وقت خود بولتا ہے کہ اُس ازلی ابدی زندہ خدا کے سوا جس کی طرف پاک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رہنمائی کی ہے اور سب خدا جو بنائے گئے ہیں باطل ہیں۔ کیوں باطل ہیں؟ اس لئے کہ ان کے ماننے والے کوئی برکت اُن سے پانہیں سکتے، کوئی نشان دکھانہیں سکتے۔

دوسرے وہ لالٹین جو اس منارہ کی دیوار میں نصب کی جائے گی اس کے نیچے حقیقت یہ ہے کہ تالوگ معلوم کریں کہ آسمانی روشنی کا زمانہ آگیا ہے اور جیسا کہ زمین نے اپنی ایجادوں میں قدم آگے بڑھایا ایسا ہی آسمان نے بھی چاہا کہ اپنے نوروں کو بہت صفائی سے ظاہر کرے تو حقیقت کے طالبوں کے لئے پھر تازگی کے دن آئیں اور ہر ایک آنکھ جو دیکھ سکتی ہے آسمانی روشنی کو دیکھے اور اُس روشنی کے ذریعہ سے غلطیوں سے بچ جائے۔

تیسرے وہ گھنٹہ جو اس مینارہ کے کسی حصہ ٔدیوار میں نصب کرایا جائے گا اس کے نیچے یہ حقیقت مخفی ہے کہ تالوگ اپنے وقت کو پہچان لیں یعنی سمجھ لیں کہ آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا وقت آگیا۔ اب سے زمینی جہاد بند کئے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہوگیا۔ جیسا کہ حدیثوں میں پہلے لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو دین کے لئے لڑنا حرام کیا جائے گا۔ سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو دین کے لئے تلوار اٹھاتا ہے اور غازی نام رکھا کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔ صحیح بخاری کو کھولو اور اُس حدیث کو پڑھو جو مسیح موعود کے حق میں ہے یعنی یَضَعُ الْحَرْبَ جس کے یہ معنے ہیں کہ جب مسیح آئے گا تو جہادی لڑائیوں کا خاتمہ ہوجائے گا۔ سو مسیح آچکا اور یہی ہے کو تم سے بول رہا ہے۔

غرض حدیث نبوی میں جو مسیح موعود کی نسبت لکھا گیا تھا کہ وہ مینارہ بیضاء کے پاس نازل ہوگا۔ اس سے یہی غرض تھی کہ مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے کہ اُس وقت بباعث دنیا کے باہمی میل جول کے اور نیز راہوں کے کھلنے اور سہولت ملاقات کی وجہ سے تبلیغ، احکام اور دینی روشنی پہنچانا اور ندا کرنا ایسا سہل ہوگا کہ گویا یہ شخص منارہ پر کھڑا ہے۔ یہ اشارہ ریل اور تار اور اگن بوٹ اور انتظام ڈاک کی طرف تھا جس نے تمام دنیا کو ایک شہر کی مانند کردیا۔ غرض مسیح کے زمانہ کے لئے منارہ کے لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ اُس کی روشنی اور آواز جلد تر دنیا میں پھیلے گی اور یہ باتیں کسی اور نبی کو میسر نہیں آئیں۔ اور انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح کا آنا ایسے زمانہ میں ہوگا جیسا کہ بجلی آسمان کے ایک کنارہ میں چمک کر تمام کناروں کو ایک دم میں روشنی کردیتی ہے۔ یہ بھی اس امر کی طرف اشارہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ چونکہ مسیح تمام دنیا کو روشنی پہنچانے آیا ہے اس لئے اُس کو پہلے سے یہ سب سامان دئے گئے۔ وہ خون بہانے کے لئے نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے صلحکاری کا پیغام لایا ہے۔ اب کیوں انسانوں کے خون کئے جائیں۔ اگر کوئی سچ کا طالب ہے تو وہ خدا کے نشان دیکھے جو صدہا ظہور میں آئے اور آرہے ہیں اور اگر خدا کا طالب نہیں تو اُس کو چھوڑ دو اور اس کے قتل کی فکر میں مت ہو کیونکہ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب وہ آخری دن نزدیک ہے جس سے تمام نبی جو دنیا میں آئے ڈراتے رہے۔

غرض یہ گھنٹہ جو وقت شناسی کے لئے لگایا جائے گا مسیح کے وقت کے لئے یاددہانی ہے اور خود اس منارہ کے اندر ہی ایک حقیقت مخفی ہے اور وہ یہ کہ احادیث نبویہ میں متواتر آچکا ہے کہ مسیح آنے والا صاحب المنارہ ہوگا یعنی اُس کے زمانہ میں اسلامی سچائی بلندی کے انتہا تک پہنچ جائے گی جو اس منارہ کی مانند ہے جو نہایت اونچا ہو۔ اور دین اسلام سب دینوں پر غالب آجائے گا اُسی کی مانند جیسا کہ کوئی شخص جب ایک بلند منار پر اذان دیتا ہے تو وہ آواز تمام آوازوں پر غالب آجاتی ہے۔ سو مقدر تھا کہ ایسا ہی مسیح کے دنوں میں ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿ھُوَ الَّـذِی اَرْسَلَ رَسُوْ لَـہٗ بِالْھُدٰ ی وَ دِیْنِ الْحَقّ لِیُظْھِرَ ہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ﴾ (الصف:10) یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے اور اسلامی حجت کی وہ بلند آواز جس کے نیچے تمام آوازیں دب جائیں وہ ازل سے مسیح کے لئے خاص کی گئی ہے۔ اور قدیم سے مسیح موعود کا قدم اس بلند مینار پر قرار دیا گیا ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی عمارت اونچی نہیں۔"

(مشمولہ خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد 16صفحہ16-19)

اگر بصیرت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو یہ چاروں حقائق ہی تحریک احمدیت کی بنیاد ہیں جس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت بالخصوص امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ابتداء ہی سے دلنشین پیرایہ اور پرجوش انداز میں بیان فرما رہے ہیں۔ منارۃ المسیح میں مخفی یہ حقائق دراصل وہ نورانی شعاعیں ہیں جو آج اکناف عالم تک کہ ضوفشاں کئے ہوئے ہیں اور انہی کے پوری شان کے لئے انعکاس کی خاطر انگلستان میں مسجد فضل، اسلام آباد اور بیت الفتوح کے بعد حدیقۃ المہدی کا قیام عمل میں آیا۔

بیج سے باغ تک

الحمدللہ حضرت مہدی الزمان کے ہاتھوں تحریک احمدیت کا جو ذرّہ سا بیج 23/مارچ 1889ءکو بویا گیا رفتہ رفتہ ترقی کر کے ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر گیا اور اب خدا کے فضل سے ایک عظیم الشان باغ بن چکا ہے۔ خود فرماتے ہیں ؎

اِنِّـیْ اَنَـا بُسْتَـانٌ بُسْتَـانُ الْھُـدٰی
تَـاْتِـی اِلَـیَّ الْـعَیْـنِ لَا تَتَـصَـرَّم

(حجۃ اللہ)

مَیں ہدایت کا باغ ہوں۔ میری طرف وہ چشمہ آتا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوسکتا۔

یہ چشمہ اسلام کا چشمہ ہے جس کی نسبت حضور نے پوری عمر منادی فرمائی ؎

سب خشک ہوئے ہیں جتنے تھے باغ پہلے
ہر طرف مَیں نے دیکھا بُستاں ہرا یہی ہے
دنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو اس کو یارو آبِ بقا یہی ہے

بقیہ: یہودا اسکریوتی کی انجیل سے انکشاف از صفحہ نمبر4

یہودا کی نَو دریافت شدہ انجیل کی یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جو قربان ہوا وہ "خدا کا بیٹا" نہ تھا بلکہ اس کا ظاہری لباس یعنی "انسانی جسم" تھا۔ عیسائیوں کے نزدیک یسوع مسیح مکمل انسان بھی تھے اور مکمل خدا بھی تھے۔ لیکن یہ فیصلہ اب تک نہیں ہوسکا کہ کفارہ کی غرض سے قربان ہونے والا وجود مکمل خدا تھا یا فقط ان کا ظاہری لباس یعنی مکمل انسان۔ اگر تو قربان ہونے والا خدائی اقنوم (بیٹا خدا) تھا تو پھر جب وہ مرگیا اور جہنم میں پڑا رہا تب بھی کارخانہ ٔعالم ہمیشہ کی طرح صحیح چلتا رہا تو پھر ان کا وجود اگر مستقل طور پر بھی نہ ہوتا تو کیا فرق پڑتا۔ باپ خدا ہی اکیلا سارا نظام قدرت چلانے کے لئے کافی تھا۔ اور اگر بالفرض قربان ہونے والا وجود عام انسانوں کی طرح کا ایک انسان ہی تھا تو ایک انسان کا صرف تین دن جہنم میں رہنا کروڑوں اربوں انسانوں کے لئے لاکھوں کروڑوں سال جہنم میں رہنے کا بدَل کس طرح ہوسکتا ہے؟ خدا اُس مُلّاں کی طرح تو ہرگز نہیں ہوسکتا جس کے بارہ میں یہ لطیفہ مشہور ہے کہ کسی نے ایک بار اس سے مسئلہ پوچھا کہ اگر کسی سے فلاں گناہ سرزد ہوجائے تو اس کی سزا یا فدیہ کیا ہے؟ تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ایک ہل کو کھڑا کر کے اُس کے اردگرد روٹیوں کا ڈھیر لگا دیا جائے اور وہ لوگوں میں تقسیم کی جائیں۔ سائل نے کہا کہ اگر یہی گناہ اُس کے اپنے بیٹے سے سرزد ہوجائے تو پھر؟ تو فرمایا: ہل کو لٹا کر اس پر روٹیاں رکھ دیں۔ سائل نے عرض کیا کہ مولوی صاحب یہ انصاف تو نہ ہوا کہ دوسروں کو اتنی سخت سزا اور اپنے بیٹے کو اتنی تھوڑی؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہ کیسا انصاف ہے کہ اس نے اپنے بیٹے کو سزا دینے کے لئے صرف تین دن مقرر کئے۔ مگر دوسرے لوگوں کی سزا کا حکم ابدی ٹھہرایا جس کا کبھی بھی انتہا نہیں اور چاہا کہ وہ ہمیشہ اور ابد تک دوزخ کے تنور میں جلتے رہیں۔ کیا رحیم کریم خدا کو ایسا کرنا مناسب ہے؟

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20صفحہ171)

امداد طلباء

پسماندہ ممالک میں بہت سے والدین مالی وسائل کی تنگی کی وجہ سے اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلا سکتے۔ ایسے مستحقین کی مدد کے لئے جماعت میں "امداد طلباء" کے نام سے فنڈ قائم ہے۔

فی طالبعلم جو اوسطاً سالانہ اخراجات ہوتے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ پرائمری/سیکنڈری	پچانوے پاؤنڈ (£95/=)
2۔ کالج لیول	دوصد پچاس پاؤنڈ (£250/=)
3۔ دیگر پروفیشنل تعلیم	ایک ہزار پاؤنڈ (£1000/=)

جو مخیّر احباب اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ احمدیہ مسلم جماعت (AMJ) کے نام اپنے چیکس/رقوم براہ راست یا اپنی جماعت کی معرفت وکالتِ مال لندن کو بھجوا سکتے ہیں۔ ان رقوم سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مستحق طلباء کی مدد کی جاتی ہے۔ اس وقت پسماندہ ممالک کے ہزاروں طلباء اس سے مستفیض ہورہے ہیں۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)